بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاد پاکستان کا علمی، سیاسی اور عسکری ترجمان

ربیع الاول ۱۴۴۰ | بمطابق دسمبر 2018

شمارہ : 2

مدیر اعلیٰ: مولانا خالد قریشی حفظہ اللہ

- مفتی ابوہریرہ حفظہ اللہ
- مولانا ابو مصباح صاحب
- بہیج بسام صاحب
- جرار محسود صاحب

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالی نے اس شخص کا ذمہ اٹھا لیا ہے جو اس کے راستے میں جہاد کیلئے نکلے کہ میں یا تو اسے جہاد کا ثواب دے کر اور غنیمت کا مال دے کر گھر والوں کی طرف زندہ لوٹا دوں گا (اور اگر وہ شہید ہوگیا تو) اسے جنت میں داخل کر دوں گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ مجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتے ہوئے گھر سے نکلا ہو‘‘ (بخاری)

مضامین	قلمکار	صفحات
اداریہ		2
پرویز مشرف پر خدا کی بے آواز لاٹھی	مولانا ابو مصباح صاحب	3
مولانا سمیع الحق کا قاتل کون ہو سکتا ہے؟	محترم خالد علاؤالدین	4
مدثر اقبال کی کہانی، ان کی زبانی	قسط 2	6
پاکستانی عدالتیں اور جہاد پاکستان	امیر محترم مکرم مہمند حفظہ اللہ	8
جہاد میں شعر کا کردار	انقلابی شاعر مہاجر زاہد صافی صاحب	10
محترم مدیر و مسؤل ادارۃ التحقیق والمعارف کے ساتھ خصوصی انٹرویو!		12
جہاد سے قبل تربیت ایک جائز عذر؟	محترم ضرار خراسانی	15
پاکستان میں بڑھتی فحاشی اور زنا کی قباحتیں	مولانا قاسم صافی صاحب	16
طلبہ کرام جہاد میں اپنا کردار ادا کریں	مولوی عزام صافی صاحب	19
پاکستان علماء کا قبرستان	مولانا خالد قریشی حفظہ اللہ	20
میرے والد سلاخوں کے پیچھے	ابن الاسیر رشید احمد	22
غزوہ ہند کے گرم محاذوں سے		24
عسکری سیاست نامہ	یاسر شیرازی کے قلم سے	27
نبی الملاحم ﷺ کے ہجرت کا مختصر تذکرہ	ابن موسم علی	28

رابطہ

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لئے اس (Email) پر رابطہ کیجئے۔

Ahrarmedia3@gmail.com

ہمارے ویب سائٹ اور سوشل میڈیا لنکس

AlahrarUrdu1

GhazwaeHind2

Www.ahrarmedia.com

Al-Ahrar (Media Institut)

Central Media Commission **Hezb Ul Ahrar**

الاحرار (ادارہ برائے نشر و اشاعت)

مرکزی اعلامی کمیشن حزب الاحرار

اداریہ

کراچی اور لاہور میں آپریشن ابن قاسم کی گونج!

2009-10 کی بات ہے کہ مجاہدین پاکستان کراچی کی سڑکیں دشمن کے خون سے رنگا کرتے تھے، سہراب گوٹھ ہو، بنارس ہو یا پھر سلطان آباد، مجاہدین کا ایسا راج تھا کہ دشمن دست بدندان تھا، آئے روز دشمن کا کوئی نہ کوئی امام زمیں بوس ہوتا اور دشمن کے دلوں میں خوف کی امتیازی لہر دوڑتی، لیکن تداول ایام نے زبردست انگڑائی لی اور یہ سلسلہ رکنے لگا اور آخر کار مجاہدین نے حالات کے تناظر میں ساتھیوں کو وہاں سے نکالا اور کئی عرصے تک دوبارہ وہاں کارروائیاں کرنا حفاظتی لحاظ سے مناسب نہ سمجھا، اسکے علاوہ مختلف عملیات میں مجاہدین شہید یا زخمی بھی ہوئے اور کچھ مجاہدین مختلف مشنز کے دوران دشمن کے ہاتھوں گرفتار بھی ہوئے۔

لیکن جب سے حزب الاحرار نے آپریشن محمد بن قاسم کا اعلان کیا ہے تب سے جہاد پاکستان میں دشمن کو بہت کچھ نیا دیکھنے کو ملا، وقفے وقفے سے گوریلا پن دکھاتا آپریشن ابن قاسم تقریبا ہر مہینے ایسا دیکھنے اور سننے کو دیتا ہے اچھی بات یہ ہے کہ سارے عملیات استشہادی، گوریلا، تعارضی، مائن اور سنائپر حملوں نے وقت تو ضرور لیا لیکن نہ تو تسلسل خراب ہونے دیا اور نہ ہی اتنی تیزی کی کہ کہیں نہ کہیں مجاہدین کو نقصان پہنچنے کی ممکنہ صورت دیکھنے کو ملے، اور یہی وجہ ہے کہ الحمدللہ آپریشن ابن قاسم میں کسی مجاہد ساتھی کو نقصان نہیں پہنچا جو احرار مجاہدین کی عسکری قیادت کو اور بھی پر اعتماد بناتی ہے دوسری خاص بات جسکا ہم پچھلے شمارے میں بھی تذکرہ کرچکے ہیں کہ آپریشن ابن قاسم میں شہروں میں موجود مجاہدین کیلئے احتیاطی تدابیر میں اپنی احتیاط تو لازمی ہی لازمی ہے لیکن اسکے ساتھ ساتھ بار بار عسکری قائدین ساتھیوں کو یہی بات دہرا رہے ہیں کہ عملیات میں کہیں بھی کسی عام شہری کو نقصان نہ پہنچے اور اب تک الحمدللہ مجاہدین اس میں کامیاب ہیں۔

آپریشن ابن قاسم نے دشمن کو اس وقت چونکایا جب انہیں کراچی کی سڑکوں پر ظالم و قاتل پولیس کا خون بہتا دکھائی دیا، سالوں بعد اسطرح کی کارروائیاں دشمن کو کیسے نہ چونکائیں؟ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ایک ہی مہینے کے دوران کراچی جیسے شہر میں چار پانچ کارروائیاں ہوں اور پھر اس میں بدنام زمانہ آئی ایس آئی کے کارکن بھی قتل ہوں یقینا یہ دشمن کیلئے خطرے کی گھنٹی اور مجاہدین پاکستان کیلئے کسی خوشخبری سے کم نہیں کہ جہاں کے بارے میں بکاؤ میڈیا بار بار یہ کہہ رہا ہے کہ یہاں سے دہشتگردوں کا مکمل صفایا ہوچکا ہے اور پھر وہاں کچھ عرصے بعد ایسی کارروائیوں کا آغاز ہوتا ہے جسکا دشمن کو دور دور تک نہ تو کوئی اندازہ ہے اور نہ ہی انہیں اسطرح کی کوئی توقع ہوتی ہے۔

اس سے بڑھ کر دشمن تب چونکا جب اسے لاہور میں فائرنگ کی آواز سنائی دی، حالیہ دنوں میں حزب الاحرار کے مجاہدین نے اللہ کی خصوصی مدد سے لاہور کے علاقوں الحبیب کوپریٹنگ سوسائٹی روڈ اور مرید کے میں ایک ایس ایچ سمیت ایک درجن دے زائد پولیس اہلکاروں کو موت کے گھاٹ اتارا جو مجاہدین پاکستان اور خصوصا حزب الاحرار کے صوبہ پنجاب کے عسکری کمیشن کیلئے انتہائی خوش آئند ہے۔

یہ سب یہی ظاہر کررہا ہے کہ مجاہدین اب بھی فعال ہیں اور کسی بھی وقت کسی بھی مقام پر دشمن کو نشانہ بنا سکتے ہیں، اسکی ایک اور اور مثال چند دن پہلے شمالی وزیرستان میں مجاہدین احرار کا ایک فوجی انجنیئر کو گرفتار کرنا ہے جس سے انکی کارروائی کی دقت اور بھی واضح ہوتی ہے کہ وہ دوسری ضروری تدابیر کیساتھ ساتھ کیسے وقت اور لوکیشن کے بارے میں بھی کافی دقت سے سوچتے ہیں، الحمدللہ حزب الاحرار کی عسکری قوت مکمل طور پر بحال ہے اور وہ ہمیشہ اسی سوچ میں ہیں کہ کس طرح دشمن پر وار کیا جائے، اگر ضرورت ہے تو وہ صرف پاکستانی مسلم عوام کی دعاؤں اور انکی ہمدردی کی ہے، ہمیں اللہ رب العزۃ سے قوی امید ہے کہ آئندہ اس سے بھی بہتر عملیات دیکھنے کو مل سکیں گے، ان شاءاللہ۔

نیا پاکستان ناکام فوجی حکومت!

تقریبا ہر پانچ سال بعد پاکستان میں بستے غریب عوام کو دھوکہ دیا جاتا ہے، کہیں "روٹی کپڑا مکان" کے نام پر درد دیا جاتا ہے تو کہیں "ترقی یافتہ پاکستان" کا جھوٹا گانا سنایا جاتا ہے، کوئی ایک مخصوص قوم کیلئے نیا صوبہ بنانے کی صورت میں انکی آنکھ میں دھول جھونک رہا ہے تو کوئی انہیں اسلام کا نام استعمال کرکے انکے جذبات کیساتھ کھلواڑ کررہا ہے اور اب تو مطلق "تبدیلی" کا نام استعمال کرکے عوام پر مہنگائی، لوڈشیڈنگ اور قرضوں کی بمباری کی جارہی ہے اور جگہ جگہ بے جا اور ناروا جرمانے لگائے جارہے جو وطن عزیز کے عوام کی عزت کیساتھ کھلواڑ کے مترادف ہے۔

چند مہینے قبل پاکستان میں نام نہاد حکمرانوں کی انتخاباتی جنگ ہوئی جس میں پہلے تو عظیم ایمانی صفت اخلاق کی دھجیاں اڑائی گئیں اور پھر جھوٹ کی تمام حدیں پار کی گئیں، ہر کوئی بے بنیاد دعووں اور من گھڑت شعاروں کیساتھ سٹیج پر منہ سے لعاب کے فوارے بہاتا رہا، جس وقت، جن الفاظ میں، جس موقع پر، جس کو جہاں بھی مناسب سمجھا بیوقوف بنایا اور اپنے اچھے سے اچھے شعار کا تھوڑا سا تذکرہ کرکے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کی اور ایک صاحب نے تو یوں بھی فرمایا کہ "میری شکست اسلام کی شکست تصور ہوگی" (نعوذ باللہ من ذالک) اسکے بعد جو انتخابات ہوئے اسکی شفافیت کے بھی کیا کہنے، فوج نے عوام کیساتھ جو سلوک کیا اسکا بھی "شکریہ" ادا کرنا ہوگا، پارٹیوں کے چھانے ہوئے اوباشوں نے پولنگ اسٹیشنز کے اندر عوام کو جو دھمکیاں دیں اور اس ناکارہ نظام کو اور بھی ناکارہ بنایا وہ بھی قابل دید تھا، ان دنوں ہوئی بے حیائی اور فحشاء کے بارے میں تو اب کچھ نہ کہنا ہی بہتر رہیگا۔

ان سب واقعات کے بعد آرمی کی دخل اندازی کی صورت میں ایک مصنوعی جمہوری حکومت سامنے آئی، پیسوں کیلئے کچھ بھی کردینے والے نام نہاد حکمرانان اور حقیقت میں اسلام فروش اور وطن فروشوں نے بھی اس بنائی گئی حکومت کا ساتھ دیا، اور اس موقع پر بھلا درباری ملا کیوں کام نہ آئیں، انہوں نے بھی مصنوعی حکومت اور مصنوعی وزیر اعظم کی ایسی صفائیاں بیان کیں گویا کہ سننے والوں میں سے کوئی بھی موصوف کو نہ جانتا ہو، نام نہاد آزاد لوگوں نے بھی پاکستان کے حقیقی دشمنوں کا ساتھ دیا اور عوام پاکستان پر مہنگائی، ٹیکس، جرمانوں اور قرضوں کے انبار لگادیئے، اور تو کیا ان سے بھیک مانگ کر انہیں ہی ترقی یافتہ کرنے کے وعدے بھی کررہے ہیں لیکن یہ یقین کیساتھ کہا جاسکتا ہے کہ یہ وعدے مکمل طور پر جھوٹے ثابت ہوں گے اور عوام کی اکثریت کو بھی یہ اندازہ ہے اسی لیے تو وہ "ڈیم فنڈ" نامی کسی بھیک میں اپنا حصہ نہیں ڈالنا چاہتے، اور پھر جھوٹ کو تسلسل دیتے ہوئے ہسپتال، سرکاری اسکولز اور گھر بنانے کا بھی کہا، لیکن عوام بیچاروں کے ہاتھ کیا لگا اور کیا لگنے کا امکان ہے؟ صرف اور صرف وہی جو عوام نہیں چاہتے۔

اقتصادی مشکلات کے ساتھ ساتھ ملک میں ایک اور بیماری بھی بہت ہی زور و شور سے ایک مکمل سازش کے تحت پھیلائی جارہی ہے جسے ہم فحاشی کے نام سے جانتے ہیں، فحاشی ویسے بھی جمہوریت زدہ ملکوں میں یا تو فیشن کہلاتا ہے یا لوگ اسے زمانے کیساتھ آگے بڑھنے کا نام دیتے ہیں لیکن اب جو حکومت قائم کی گئی ہے اسکی رگ رگ میں فحاشی گھٹ گھٹ کر بھری ہے، اس پارٹی کا چیئرمین ہو یا کوئی ضلعی رہنما سب ایک سے بڑھ کر ایک سیاہ تاریخ کے حامل ہیں اور وہ خود اپنی ماضی کو یاد کرتے ہوئے بھی شرماتے ہیں جسکا اندازہ آپ انکی سابقہ اہلیہ کی کتاب سے لگا سکتے ہیں، اور اگر وہ جھوٹ پر بھی مبنی ہے تو متقیوں پر ایسے الزامات نہیں لگائے جاتے بلکہ اسکا اپنا ہی طریقۂ کار ہوتا ہے۔

ہم پاکستانی عوام کو خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کے کسی بھی مرحلے میں کام نہیں آنے والے، دنیا ہو یا آخرت، بھلا ہو یا برا، دن ہو یا رات، اقتدار میں ہوں یا نہ ہوں، یہ آپکی بھلائی کرنا تو کیا اسکے بارے میں سوچتے بھی نہیں اور جو اچھائی یہ کرتے ہیں وہ بھی آئندہ انتخابات میں ووٹ حاصل کرنے یا پھر کسی اور ریاکاری کیلئے کرتے ہیں۔

ذرا سوچیے!

وہ لوگ جو عوامی مقامات پر ڈیرے جمائے بیٹھتے اور کچرے کے ڈھیر پر لیٹ کر برائے نام عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے دکھائی دے رہے تھے، آج کیوں محل نما گھروں میں ہیٹر کی گرمی سے سردی کو مار رہے ہیں، حالانکہ آپ کو لوڈشیڈنگ سے مارنے کی ہر قسم سازش کی جارہی ہے، کیوں وہ ٹرین اور ٹریفک حادثات میں عوام کیلئے وہ ہمدردی نہیں جتا رہے حالانکہ وہ الیکشن سے قبل کسی عام آدمی کو بخار ہونے پر بھی اسکی تعزیت کیلئے جاتے اور سیلفیاں لینا ہرگز نہ بھولتے، ستر سال سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی یہ جاہل حکمران آپ کیلئے قرضے کے علاوہ کسی اور چیز میں اضافہ نہ کرسکے، اور تو کیا بلوچستان کے لوگ آج بھی مریضوں کو آرام دینے کیلئے کیئے وہاں لٹاتے ہیں جہاں وہ پچاس سال قبل بھی لٹاتے تھے، قبائل کے تو کیا کہنے انکے احتجاجی جلسوں پر تو فائرنگ کیے جارہے ہیں چہ جائے کہ وہ آخر میں ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ یقینا مشرف اور اسرائیلی وزیر اعظم کی کہانی ایک دوسرے سے کافی مماثلت رکھتی ہے اور توقع یہ کی جاسکتی ہے کہ مشرف کو بھی شیرون کی طرح آٹھ سال بستر مرگ پر سوہان روح کی سختیوں سے نبرد آزما ہونا پڑے گا۔

پرویز مشرف پر خدا کی بے آواز لاٹھی!

مولانا ابو مصباح صاحب

ماضی قریب میں ہمارے ملک خداداد کا بدنام زمانہ حکمران جس کی طبعی اور جسمانی ساخت کے تمام تر ترکیب میں فوجی اور سیاسی غرور شامل تھا، پہلے چیف آف آرمی سٹاف اور بعد میں ایک حکمران کی حیثیت سے پاکستانی عوام پر مسلط ہو گیا۔ موصوف جی ایچ کیو سے اٹھ کر سیاسی میدان میں اسلام آباد کے افق پر

ایسی حالت میں نمودار ہوا کہ سر سے پاؤں تک تکبر اور غرور کا ایک بے مثال نمونہ تھا، میں یہاں اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا کہ بھارتی نژاد مشرف نے اپنی دور حکومت میں کیا کیا بے اصولیاں کی ہیں یا یہ کہ نواز شریف کی حکومت پر شب خون مار کر کتنی گناہوں کا مرتکب ہوا؟ بلکہ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مغرور و متکبر پرویز مشرف اللہ رب العزۃ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے جنگ کرنے میں کتنی حدود پار کر کے زندگی بھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے کا پختہ عزم کر چکا تھا اور کیا بے رحم لاٹھی والا فی الحال لاعلاج امراض میں مبتلاء اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کر سکے گا؟

در حقیقت پرویز مشرف کی شخصیت مملکت پاکستان پر مسلط بے دین حکمرانوں کے تسلسل کی ایک کڑی ہے، کیونکہ قیام پاکستان سے لیکر تاحال کوئی ایسا حکمران دیکھنے میں نہیں آیا جو اسلامی عقائد و نظریات کا حامل ہو یا کم از کم دنیا کے کسی خطے میں اس نے مسلمانوں کی حمایت کی ہو، اگر پرویز مشرف کے حالات کا بغور جائزہ لیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ اس کے پاس جو لاٹھی تھی، اس بے رحم لاٹھی کی ضرب ہمیشہ کمزور مسلمان مرد و خواتین کی کمر پر پڑتی تھی، گویا پرویز مشرف کی آمد کیساتھ مظالم کا ایک نیا باب کھل گیا، اندرون ملک ہو یا پھر بیرون ملک، ہر سو مسلمان قوم اس ظالم اور چنگیزی لاٹھی کے زد میں تھے۔

خود کو مصطفی کمال اتاترک کے آئیڈیل کہنے والے نے عنان حکومت سنبھالتے ہی اسلام مخالف سرگرمیوں کا آغاز کیا جن میں سے چند سرفہرست واقعات یہ ہیں۔

(1) 11 ستمبر 2001ء میں امریکی ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملوں کے بعد 13 ستمبر 2001ء کو پاکستان میں امریکی سفیر وینڈی چیمبرلین کے ذریعے پرویز مشرف کے سامنے واشنگٹن نے سات مطالبات رکھے، جنہیں پرویز مشرف نے بلا تامل فوری طور پر تسلیم کر لیا اور یوں مسلمانوں کے خلاف امریکی جنگ میں پاکستان باقاعدہ طور پر شامل ہوا اور پاکستانی عوام کو جنگ کی اس بھٹی میں دھکیل کر جھلسانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

(2) راتوں رات تین دہائیوں پر مشتمل افغان پالیسی تبدیل کر دی گئی جس میں افغان طالبان حکومت کیساتھ سفارتی تعلقات کو ختم کرنا بھی شامل تھا۔

(3) اس مشترکہ جنگ کے دوران پرویز مشرف نے امریکی ہدایات پر 689 افراد کو گرفتار کیا جن میں سے 369 افراد بشمول خواتین کو امریکا کے حوالے کیا گیا، جنرل مشرف اپنی یادداشت پر مبنی کتاب In the line of fire میں برملا اعتراف کرتا ہے کہ ہم نے ان افراد کے عوض امریکا سے کئی ملین ڈالرز کے انعامات وصول کیے، یہ جملہ اس نے بعد ازاں اردو ترجمہ سے حذف کر دیا، اس نے یہ انکشاف MANHUNT نامی مضمون کے ذیل میں کیا ہے، پرویز مشرف کے ہاتھوں گرفتار شدگان اور امریکہ کے حوالے کیے جانے والے افراد میں اکثریت ان عام افراد کی بھی تھی جو افغانستان میں تعلیمی و فلاحی یا نجی کاموں سے متعلق گئے ہوئے تھے، جن کو امریکا نے گوانتاناموبے میں کئی برس تک بدترین تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد بالآخر رہا کر دیا۔

(4) پتنگ بازی، مخلوط میراتھن ریس، حدود آرڈیننس میں ترمیم، جامعہ حفصہ اور لال مسجد پر فوجی آپریشن، قومی مفاہمتی آرڈیننس المعروف این آر او، بلوچستان آپریشن، اکبر بگٹی کا قتل، ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی بے توقیری اور طویل نظربندی، ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا اغوا اور امریکہ کو حوالگی، اسرائیل سے درپردہ روابط اور سفارتی تعلقات قائم کرنے کی کوشش، اعتماد سازی کے نام پر بھارت سے دوستی اور ثقافتی روابط، واقعہ کارگل وغیرہ... ایسے حقائق ہیں کہ جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا، اب "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کا وقت گزرتا دکھائی دیتا ہے کیونکہ حالیہ ذرائع کے مطابق سابق صدر پرویز مشرف کو ریڑھ کی ہڈی میں فریکچر سمیت دیگر امراض پہلے سے ہی لاحق تھے، تاہم اس نئی بیماری نے نہ صرف ان کی سرگرمیاں محدود و مشکل بنا دیں بلکہ اپنے کام سے جسم کے ساتھ وہ درست طریقے سے اشیاء اٹھانے میں بھی خاصی دقت محسوس کرتے ہیں کیونکہ اب خدا کی بے آواز لاٹھی نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

> ذرائع کا کہنا ہے کہ تقریباً چار سال قبل پرویز مشرف کو ریڑھ کی ہڈی کے مہروں میں تکلیف کے علاوہ ایک شریان بند ہونے، ایک کندھے کا درست طریقے سے کام نہ کرنے، گھٹنے میں تکلیف اور ہائپر ٹینشن سمیت دیگر امراض کی تشخیص کے علاوہ ایسی بیماریاں بھی لاحق ہیں جس کی تشخیص سے جدید دور کے اطباء حضرات عاجز ہیں۔

بقیہ: صفحہ نمبر 7

☆☆☆☆☆☆

مجلہ غزوہ ہند

مولانا سمیع الحق کا قاتل کون ہو سکتا ہے؟

محترم خالد علاؤالدین

میدانِ جنگ

پتہ بھی نہیں چلے گا جی کہ کیا ہوا ہے، یہ جملہ مولانا سمیع الحق کے قتل سے چند روز قبل کا ہے جو پاکستان کے وزیر اطلاعات فواد چوہدری کے منہ سے نکلا تھا، فواد چوہدری پاکستان کے وزرائے اطلاعات میں سب سے زیادہ متنازع انسان ہے جو خود کچھ بھی کہنے سے قاصر اور دوسروں کے اشاروں پر زیادہ کچھ کہنے والا ہے۔

اب یہ جملہ کہتے وقت حضرت کس سے مخاطب تھے یہ ہمیں مولانا سمیع الحق کے بہیمانہ قتل سے پتہ چلا، مولانا سمیع الحقؒ ہی تھے جنہوں نے قتل سے کچھ روز قبل مختلف بیانات میں اس بات کی وضاحت کی کہ مجھے عمران خان نے یہ کہا کہ ہم آسیہ مسیح کے بارے میں ایسا فیصلہ کرنے جا رہے ہیں آپکی کیا رائے ہے؟

تو مولانا سمیع الحق کے بقول وہ آسیہ کو سزا دلوانے پر تلے رہے تھے اور کسی بھی صورت میں گستاخ رسول کو معاف کروانے کے موڈ میں نہیں تھے، قرائن کو دیکھتے ہوئے یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ان کے نازک جسم چاقو کے درجنوں وار کرنے کی اور کوئی وجہ نہیں تھی۔

مولانا سمیع الحقؒ اسلام پسند ہونے کے ساتھ ساتھ طالبان کے بھی حامی تھے، جسکی وجہ سے وہ فوج کو بھی کافی مطلوب تھے لیکن انہیں یا تو موقع نہیں مل رہا تھا اور یا وہ متعدد فوائد جمع کر کے انہیں قتل کرنے کا سوچ رہے تھے، اور یہی شاید اچھا دن تھا انہیں قتل کرنے کا، ذہن میں سوال آتا ہے کہ آخر فوج مولانا سمیع الحق کو کیوں قتل کروائیگی تو اسکا جواب انتہائی آسان ہے کہ ججز کیخلاف بولنے والے لوگوں کو قتل، ملک بدر اور گرفتار کیا جا سکتا ہے تو مولانا صاحب فوج کے سامنے کیا ہیں؟ جی ہاں! مولانا سمیع الحق نے قتل سے ایک روز قبل ہی وہ کام کیا تھا جسکی ان سے توقع قطعا نہیں تھی، جج کو گستاخ رسول اور آئین کو توڑنے والا کہنے اور اسے شیطان کہنے والے اور فوج کو طعنہ دینے والوں کو بھلا پاکستان میں زندگی کا حق کس نے دیا ہے؟

اگر آپ اس بات کے ماننے کو تیار نہیں تو آپکے پاکستانی ہونے میں شک ہے کیونکہ یہاں اگر مولوی فوجی کی مخالفت کرتا ہے تو اگر وہ غیر مسلح بھی ہے تو اسکا علاج یا تو ہیلی کاپٹر کے ذریعے کیا جاتا ہے، یا تو اسے گھسیٹا جاتا ہے اور یا پھر ''فجر کے وقت'' کنپٹی پر پستول رکھ کر انکی تواضع کی جاتی ہے، اور اگر وہ کوئی سیاستدان ہو تو انکی بھی اچھی خاصی خاطر داری کی جاتی ہے، اگر وزیر اعظم ہو تو اسے اتار دیا جاتا ہے اور اس پھر اسکا ذاتی مال ہڑپنا بھی کوئی ان سے سیکھے، کسی پر کیس بنانا ہو یا پھر مجرم کو بری کرنا ہو، اس میں بھی ہمارے ادارے کمال کی مہارت رکھتے ہیں، اور تو کیا اگر آپ غریب ہیں اور کوئی گناہ کیا تو قانون کا ایک دفعہ بھی آپ سے سر نہیں اٹھانے والا، اور اگر آپ اعظم سواتی ہیں یا پھر راؤ انور ہیں تو جو مرضی کریں کسی کی کیا ہمت جو آپکو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے۔

یہاں کچھ ایسے شواہد موجود ہیں جس کی وجہ سے میں یہ اندازہ لگا رہا ہوں کہ ہاں یہ قتل حکومتی اور فوجی اداروں کے علاوہ کسی اور کا نہیں ہے، ایک تو ایسے حالات میں جہاں فوج اور خفیہ ادارے عوام کے نشانے پر ہیں اور چیف جسٹس تو ویسے بھی متازعہ ہیں، تو ایسے حالات میں دینی طبقوں کا ذہن منتشر اور متشوش کرنے کیلئے کوئی بھی قتل ہو سکتا تھا، خادم حسین رضوی یا اسکے کسی اور ساتھی کو قتل کیا جاتا تو بات صاف تھی لیکن کسی ایسے آدمی کو چننا تھا جہاں نہ سیخ جلے نہ کباب اور فائدہ صرف فوج کو ہی ہو کیوں نہ اگر ایسے حالات میں آپ ایک ایسے دینی عالم کو شہید کرتے ہیں جو آپکے دشمن کا ہمدرد ہے اور اس سے آپ پر لگائے گئے الزامات کا رخ بدل سکتا ہے تو بس کر لیجئے آپکو کون ہے روکنے والا۔

اگر آپ اس بات کے ماننے کو تیار نہیں تو آپکے پاکستانی ہونے میں شک ہے کیونکہ یہاں اگر مولوی فوجی کی مخالفت کرتا ہے تو اگر وہ غیر مسلح بھی ہے تو اسکا علاج یا تو ہیلی کاپٹر کے ذریعے کیا جاتا ہے، یا تو اسے گھسیٹا جاتا ہے اور یا پھر ''فجر کے وقت'' کنپٹی پر پستول رکھ کر انکی تواضع کی جاتی ہے، اور اگر وہ کوئی سیاستدان ہو تو انکی بھی اچھی خاصی خاطر داری کی جاتی ہے، اگر وزیر اعظم ہو تو اسے اتار دیا جاتا ہے اور اس پھر اسکا ذاتی مال ہڑپنا بھی کوئی ان سے سیکھے، کسی پر کیس بنانا ہو یا پھر مجرم کو بری کرنا ہو، اس میں بھی ہمارے ادارے کمال کی مہارت رکھتے ہیں، اور تو کیا اگر آپ غریب ہیں اور کوئی گناہ کیا تو قانون کا ایک دفعہ بھی آپ سے سر نہیں اٹھانے والا، اور اگر آپ اعظم سواتی ہیں یا پھر راؤ انور ہیں تو جو مرضی کریں کسی کی کیا ہمت جو آپکو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے۔

ایک اور بات قتل کے لوکیشن کی ہے، جناب! اسلام آباد میں آپکی سیکورٹی اتنی محدود اور بیکار کیوں؟ جگہ جگہ مارخور کے اشتہار چلانے والا ملک کے دار الحکومت میں کسی کو اپنے گھر میں بھی تحفظ نہیں دلا سکتا تو پھر قوم کا بجٹ کھانا بند کر دو، اور اگر موقع پر کوئی آپکے ہاتھ

بھی نہیں لگا تو حضرت ! ذرا دکھائیں حقانیہ کے شاگردوں کو سی سی ٹی وی فوٹیج، کہ یہ ہے آپکے روحانی والد کا قاتل لیکن اس میں آپکی خیر نہیں اسلئے آپ ایسا نہیں کریں گے، ایک اور بات قتل کے طریقے کا ہے جو سو فیصد چونکا دینے والا ہے جس سے کسی بھی شخص کا ذہن آسیہ کی رہائی سے پھر سکتا ہے، اگر مولانا صاحب کو کوئی ذاتی یا سیاسی دشمن قتل بھی کرتا تو وہ بآسانی اکوڑہ خٹک میں اسے نشانہ بنا سکتا تھا لیکن نہیں یہ کام کسی ""نامعلوم"" کا ہے اسلئے ہتھیار کچھ ہٹ کر استعمال کیا گیا۔

جامعہ حقانیہ میں لگنے والے ""آئی ایس آئی مردہ باد اور خلائی مخلوق مردہ باد"" کے نعرے بھی کسی معنٰی سے خالی نہیں، حقانی طلبہ کو اپنے استاذ کا دشمن معلوم ہے کہ ہمارا استاذ ایک مجاہد تھا تو پاکستان میں اس کا دشمن کون ہو سکتا ہے، ایک اور قابل تشویش بات یہ ہے کہ قتل کو کافی دن گزر ہو گئے ہیں لیکن نہ تو فنگر پرینٹس لئے گئے اور نہ ہی کسی سے تفتیش کرنے کی کوشش کی گی ٔاور ہمارے معزز مار خوروں کی کوشش بھی یہی ہے کہ مولانا صاحب کو پوسٹ مارٹم کئے بغیر ہی دفنایا جائے، اگرچہ مولانا صاحب کے ورثاء اور ہم سب بخوبی جانتے ہیں کہ پوسٹ مارٹم کی جگہ، ہاسپٹل میں، تفتیش میں اور پولیس تھانوں میں مار خور ہی ہماری آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے بیٹھے ہوتے ہیں اور اگر کہیں موجود نہ بھی ہوں تو متعلقہ افسران پر آنکھیں نکال کر رپورٹ بدلنا ان کا پرانا وطیرہ ہے، اس لئے پوسٹ مارٹم اور تفتیش کا کوئی فائدہ نہیں، جس طرح مولانا صاحب سے پہلے سینکڑوں علمائے کرام کے قاتلوں کا کوئی پتہ نہ چل سکا اسی طرح یہ بھی ہر سال اسی تاریخ کو یاد آئے گا اور سوشل میڈیا پر کچھ پوسٹس ہونگے اور بس !

ایک اور اہم بات جو لوگوں کے ذہنوں میں ہے کہ مولانا صاحب کو شاید افغانستان کے این ڈی ایس نے قتل کر دیا ہے، ایک بہت ہی مضحکہ خیز امر ہے اس لئے کہ اول تو انہوں نے اگر قتل کرنا تھا تو راولپنڈی اور اسلام آباد کے بجائے اکوڑہ خٹک اور کے پی کے میں ان کیلئے قتل کرنا زیادہ آسان تھا، پنجاب کے اندر کام کرنا ہر ایرے غیرے کا کام نہیں اور این ڈی ایس تو ایک انتہائی کمزور ایجنسی ہے، یہاں کے پی کے میں این ڈی ایس کو ایجنٹس ملنا بھی آسان ہے اور کام کے بعد روپوش ہونے میں بھی کوئی مشکل نہیں، کے پی میں اگر تھوڑی بہت مشکل پیش آسکتی ہے تو ہمارے اپنے انٹیلیجنس اداروں کو اس طرح واردات قدرے مشکل ہوتی ہے البتہ اس بات میں اب کوئی شک نہیں رہا کہ مولانا صاحب کو قتل کرنے میں آئی ایس آئی نے کئی اہداف حاصل کئے ہونگے، جس میں این ڈی ایس اور امریکیوں کو خوش کرنا بھی شامل ہو سکتا ہے، آئی ایس آئی اور این ڈی ایس کا پرانا طریقہ واردات ہے کہ بدلے میں اپنے ملک میں مقیم طالبان یا ان کے حامیوں کو قتل کر دیا جاتا ہے اور قربانی کا بکرا بن جاتا ہے، نصیر حقانی کا اسلام آباد میں قتل ہونا اس کی زندہ مثال ہے۔

بہر حال... میں نے جو لکھا ہے عام سی باتیں ہیں اس کو اب سب لوگ اچھی طرح سمجھتے ہیں، مگر جو مسئلہ درپیش ہے وہ ہماری بے حسی کا ہے ہم نے اگر سالوں پہلے کسی عالم کے قتل پر ایکشن لیا ہوتا، سختی کی ہوتی تو روز اس طرح علمائے کرام کے قتل کا سامنا نہ ہوتا اب تو ہم نے بہت ہی نقصان کر لیا ہے، مگر پھر بھی پانی ابھی سر سے اوپر نہیں گیا، اب بھی ازالہ ہو سکتا ہے، اب اگر ہم نے سخت احتجاج کیا، قاتلوں کا مطالبہ کیا تو آئندہ شاید اتنی آسانی سے ہمارے علماء قتل ہونے سے بچ جائیں، مگر مجھے یقین ہے کہ کچھ دنوں کیلئے بیانات آئیں گے اور ہمیں ایک اور بڑے عالم کی شہادت تک خاموشی ہی دیکھنے کو ملے گی، میں اپنی ان سطور کی وساطت سے حضرات علمائے کرام کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدارا ہوش کے ناخن لیں اور اس ظالم و جابر فوج کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور ابھی بھی اگر آپ چھپ رہے تو اگلا وار آپ پر ہو گا۔

اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے، آمین۔

☆☆☆☆☆☆

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللهِ وَكَرِهُوْا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِى الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَّوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ

(سورۃ التوبۃ-9 آیت 81)

ترجمہ: خوش ہو گئے پیچھے رہنے والے اپنے بیٹھے رہنے سے جدا ہو کر رسول اللہ سے اور گھبرائے اس سے کہ لڑیں اپنے مال سے اور جان سے اللہ کی راہ میں، اور بولے کہ مت کوچ کرو گرمی میں، تو کہہ دوزخ کی آگ سخت گرم ہے اگر ان کو سمجھ ہوتی۔

تفسیر: یہ آیت ان منافقین کے متعلق ہے جو غزوہ تبوک کی شرکت سے علیحدہ رہے، یعنی منافقین کا حال یہ ہے کہ برائی اور عیب کا کام کر کے خوش ہوتے ہیں، نیکی سے گھبرا کر دور بھاگتے ہیں، اور جیسا کہ پہلے گزرا کہ یہ نیکی کرنے والوں پر طعن کرتے اور آوازیں کستے ہیں، ایسی قوم کو نبی کے استغفار سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟

یہاں سے گنہگار اور بد اعتقاد کا فرق نکلتا ہے، گناہ ایسا کونسا ہے جو پیغمبر کے بخشوانے سے نہ بخشا جائے، (وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (4۔النسآء:64) لیکن بد اعتقاد کو پیغمبر کا ستر مرتبہ استغفار فائدہ نہ دے، یا تو منافقین آپس میں ایک دوسرے کو کہتے تھے اور یا بعض مومنین سے کہتے ہوں گے کہ ان کی ہمتیں سست ہو جائیں، یعنی اگر سمجھ ہوتی تو خیال کرتے کہ یہاں کی گرمی سے بچ کر جس گرمی کی طرف جا رہے ہو وہ کہیں زیادہ سخت ہے، یہ تو وہی مثال ہوئی کہ دھوپ سے بھاگ کر آگ کی پناہ لی جائے، حدیث میں ہے کہ جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر (69) درجے زیادہ تیز ہے، نعوذ باللہ منہا۔ (تفسیر عثمانی)

ہمارے سوشل میڈیا اکاونٹس؛

- → Www.ahrarmedia.com
- → AlahrarUrdu1
- → GhazwaeHind2

مدثر اقبال کی کہانی، انکی زبانی!

میں تو اور بھی پھنس گیا سوالات کر کے، ابو تو شروع ہی ہو گئے، فوج کی اتنی تعریفیں کیں کہ میرے دل میں گھر کرنے لگیں، یہاں اور ایک بات بتاؤں کہ پاکستان کے لوگوں کا خاص طور پر پنجاب کے لوگوں کا یقین صرف اور صرف فوج پر ہے، اتنا بھروسہ کرتے ہیں فوج پر کہ اتنا وہ خود پر بھی نہیں کرتے، اگر کوئی اچھے رشتے کی تلاش میں ہے، تو بس اس کا فوج میں ہونا تقریبا کافی ہے، اگر کوئی فوج میں ہے اور اس میں وہ ساری غلطیاں ہیں جن کی وجہ سے لوگ اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ نہیں دیتے، تو کوئی بات نہیں بس یہ فوج میں ہے یہی کافی ہے۔

اس وقت میں اسکول میں آٹھویں کلاس میں پڑھتا تھا، امتحانات قریب تھے، میں نے پہلے کوئی پڑھائی نہیں کی تھی بس میرا یہ کہنا تھا کہ زیادہ نہیں کم از کم پاس تو ہو ہی جاؤں، اسلیے تھوڑا وقت پڑھائی کیلیے نکالنا شروع کر دیا، آپکو بتاتا چلو کہ میں جس ملک کا باسی ہوں اس ملک میں بلکل فری ماحول ہے، اس میں کوئی روک ٹھوک نہیں ہے، کسی کا کسی سے کوئی پردہ نہیں اور نہ ہی کوئی شرم وحیا، کسی کو کسی رشتے کی کوئی تمیز نہیں، علم بہت ہے لیکن اس پر عمل بلکل نہ ہونے کے برابر، اس آزاد ماحول نے ہر کسی کی سوچ کو بدل کر رکھ دیا ہے، اس بات کا احساس مجھے تب ہوا جب میں نے اس ماحول کو چھوڑ دیا، میں خود نہیں جانتا کہ میں نے ایسا کونسا نیک کام کیا تھا جس کی وجہ سے میرے اللہ نے مجھ پر اتنا رحم کیا کہ مجھے موت سے پہلے توبہ کا موقع دیدیا، ورنہ اگر اسی رنگیلی زندگی میں مر جاتا تو آخرت بھی گنوا بیٹھتا، حیران تو میں ان لوگوں پر ہوں جنھوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی لیکن عمل کیلیے نہیں صرف اچھی نوکریوں کیلیے، اور مال کیلیے، نہ اللہ کیلیے نہ اللہ کے حکم کی تکمیل کیلیے، سب میری طرح یہ کہتے تھے کہ بس یہی ماحول اچھا ہے، سب آخرت کو بھولے ہوئے ہیں، میں بھی اسی ماحول میں رہا ہوں، بس اللہ مجھے بھی معاف کرے اور باقی تمام پاکستانی بھائیوں کو بھی اس برے ماحول سے نکالے۔

میں تو اور بھی پھنس گیا سوالات کر کے، ابو تو شروع ہی ہو گئے، فوج کی اتنی تعریفیں کیں کہ میرے دل میں گھر کرنے لگیں، یہاں اور ایک بات بتاؤں کہ پاکستان کے لوگوں کا خاص طور پر پنجاب کے لوگوں کا یقین صرف اور صرف فوج پر ہے، اتنا بھروسہ کرتے ہیں فوج پر کہ اتنا وہ خود پر بھی نہیں کرتے، اگر کوئی اچھے رشتے کی تلاش میں ہے، تو بس اس کا فوج میں ہونا تقریبا کافی ہے، اگر کوئی فوج میں ہے اور اس میں وہ ساری غلطیاں ہیں جن کی وجہ سے لوگ اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ نہیں دیتے، تو کوئی بات نہیں بس یہ فوج میں ہے یہی کافی ہے۔

بات دور نکل گئی، جیسا کہ پہلے بتایا تھا کہ میں انگلش میڈیم میں سکول پڑھتا تھا جہاں لڑکے اور لڑکیاں مخلوط تھے، اب پڑھائی کی وجہ سے میرے لفنگے دوست بھی مجھ سے دور ہونے لگے، اور میں اکیلا سا رہنے لگا، ہر وقت پڑھائی کرتا رہتا، میرا ارادہ تھا کہ میں اچھے نمبروں سے پاس ہو جاؤں، اچھے نمبر ہوں گے تو پھر ہی سائنس رکھ سکوں گا اور آرمی میں اچھی نوکری مل سکے گی، ان دنوں میں نے باقی سارے کام چھوڑے ہوئے تھے، صرف پڑھائی ہی پڑھائی تھی۔

اپنے بارے میں ایک اور بات کہوں گا کہ میری عادات اتنی اچھی نہیں تھیں، یہاں کے عام ماحول کیطرح نماز کی تو بلکل بھی پابندی نہیں کرتا، قرآن مجید کی تلاوت کرتا لیکن کبھی کبھی، اس لیے اللہ بھی ناراض تھا، لیکن میں نے ایک کام کی پابندی کی تھی وہ یہ کہ اس وقت میری عمر 7 سال تھی جب میری امی نے مجھے پہلا روزہ رکھوایا تھا اسی وقت سے اب تک میں نے کبھی روزے نہیں چھوڑے جو ہمارے پنجاب کی ایک عام سی عادت ہے، یہ ایک اچھا کام اب تک پوری ذمہ داری کے ساتھ کیا تھا، اور ایک کام یہ کہ مجھے کسی کی مدد کر کے بہت اچھا لگتا تھا، اگر کوئی مجھ سے مدد مانگتا تو میری کوشش ہوتی کہ بیشک میرا کام خراب ہو جائے لیکن اس کا کام ضرور کروں، ایک بار میرے دوستوں نے مجھے گپ شپ میں زبردستی سگریٹ پلادی، میری امی کو پتہ چل گیا تو وہ ناراض ہو گئیں دو دن تک مجھ سے بات نہ کی، اسی دن سے میں نے اپنی امی سے وعدہ کیا کہ ایک بار معاف کر دو آئندہ کبھی نہیں پیوں گا، یہ وعدہ اب تک پورا نبھایا ہے، یہ میری چند عادات تھیں۔

تو دوستو!

میں امتحان کی تیاری میں لگا ہوا تھا، ہر وقت کتاب کا مطالعہ کرتا رہتا، اب عزت کی خاطر زور لگا رہا تھا، ذہن میں صرف تعلیم کا خمار تھا، کتابوں کے علاوہ کسی بھی چیز پر نظر نہ تھی، ان دنوں میں اللہ کو بھی کم یاد کر رہا تھا، ان امتحانوں کے چکروں میں ذوالجلال کو یاد نہ کرنے پر شاید اللہ ناراض ہو گیا تھا اور ایک بڑی مصیبت آگئی، ایک لڑکی میری زندگی میں آگئی، یہ کون تھی کہاں سے آئی تھی اور اس کا مقصد کیا تھا؟ اس نے تو وقت ہی گزارنا تھا جو اب پاکستان میں ایک عام سی عادت بن چکی ہے، لیکن میرا وقت اس نے روک لیا تھا، کون کہتا ہے کہ یہ غیر شرعی اور بے پردگی والا پیار انسان کی بہتری کیلیے ہوتا ہے، اصلی تباہی تو شروع ہی اس وقت ہوتی ہے، اگر یہ اچھی چیز یا اچھا کام ہوتا تو اللہ کے نیک بندے بھی کرتے، بس بات سے پہلے اتنا کہہ دوں کہ یہ انسان کی بربادی ہے اور کچھ نہیں ہے اور دینِ اسلام کی نگاہ سے یہ ایک غلط عمل ہے۔

اچھا تو دوستو!

اس لڑکی نے مجھے خط لکھا کہ مجھے تم سے پیار ہو گیا ہے اور میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی، اگر تم نہیں ملے تو میں مر جاؤں گی، تم مجھے بہت اچھے لگتے ہو اور اس نے شاعری بھی کی ہوئی تھی، اور وہی باتیں جو ہمارے معاشرے کا ایک غلیظ حصہ ہے، اس لڑکی کی کیا مجبوری تھی، کیا مسئلہ تھا وہ میں نہیں جانتا تھا، خط کے اوپر لکھا تھا: کہ اگر تم نے میرے خط کا جواب نہیں دیا تو میں زہر کھالوں گی، میں نے اس کے خط کو نظر انداز

کیا اور اپنی پڑھائی پر دھیان دیا، میں نے اس کے بارے میں معلومات تک حاصل نہیں کیں کہ یہ کون ہے؟ اس لیے کہ مجھے ان کاموں میں دلچسپی نہیں تھی اور پھر خاصکر ان دنوں میں، میرے خیال کے مطابق یہ فضول کام تھا، لیکن ایک دن ہوا یوں کہ اس لڑکی نے مجھے اسکول میں چھٹی کے وقت کہا مجھے شہر کی سڑک پر پہنچادو میری ماں بیمار ہے میں وہاں سے ہسپتال چلی جاؤں گی، میں نے بھی حامی بھرلی اور کہا کہ ٹھیک ہے کیونکہ کسی کی مدد کرنے میں میں کافی دلچسپی لیتا تھا، لڑکی نے میرے بھائی کو بتایا کہ تمہارا بھائی کہہ رہا ہے کہ میں ٹیوشن میں ہی رہونگا دیر سے آؤنگا تم کسی اور کیساتھ چلے جانا، حالانکہ میں نے اس سے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی، جب میں اسے سائیکل پر شہر کی جانب لیجانے لگا تو اس نے دریائے راوی کیطرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں چلو، میں حیران تو ہوا لیکن پھنس سا گیا تھا، یہ اسکا بہانہ تھا، اگر وہ ڈائرکٹ یہ کہتی کہ دریائے راوی کیطرف جانا ہے تو مشکل ہے کہ میں اسکے ساتھ جاتا، ہم وہاں رکے اور کافی دیر ہو گئی، میں وہاں اسکی باتیں سنتا رہا اور دل میں یہی کہتا رہا کہ اب کسی طرح سے میری جان چھوٹے اور میں گھر چلا جاؤں، سورج ڈھلنے کو تھا کہ میں وہاں سے فارغ ہو کر گھر کو روانہ ہوا۔

میں ان سوچوں اور فکروں میں گھر کی طرف جارہا تھا کہ ہم اپنی بہن اور بیٹی کے بارے میں نہیں سوچتے کہ وہ کسی غیر مرد کے ساتھ اس طرح سرعام کہیں چلی جائے لیکن بغیر کسی سوچ فکر کے ہم اس کو مخلوط اسکولوں میں داخل کرادیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی بات نہیں، مجھے تو اب پتہ اس بات کا پتہ چلا ہے کہ یہ سب کچھ غلط ہے، یہ جو میرے ملک میں ایک رواج سا بن گیا ہے، وہ رواج میرے مسلمان بھائی بہنوں کا نہیں بلکہ انگریزوں کا رواج ہے، کسی بے ناموس نے ہی اسے یہاں مسلط کیا ہے، اور میں خود بھی اس رواج کا حصہ تھا، اور یہی مجھے اچھا بھی لگتا تھا، اس لیے آپ کو بھی یقیناً یہی رواج اچھا لگتا ہو گا لیکن میری بات پر تھوڑا سا غور ضرور کرنا، ایسا کیوں ہے اور کیا وجہ ہے کہ ہم نہ چاہتے ہوئے بھی اسی انگریز کے رواج کو پسند کر رہے ہیں، جہاں ہمارے پیارے نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور مردوں کو ایک ساتھ نماز پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے اور ایک ہم ہیں کہ ان کو ایک ساتھ انگلش پڑھنے اور سائنس پڑھنے کیلئے راضی ہو گئے ہیں اور اس بات کا احساس مجھے اس وقت نہیں ہوا جب لڑکی نے مجھے پرپوز کیا، یہ اب ہوا ہے جب اللہ مجھ پر مہربان ہوا، اس وقت صرف اتنا سوچ رہا تھا کہ اگر ہم لوگ لڑکیوں اور لڑکوں کو ایک ساتھ نہ رکھتے تو آج ایسی نوبت نہ آتی۔

خیر اب آپ بھی یہی کہیں گے کہ یہ ایک جاہل سوچ ہے کہ میں عورتوں اور مردوں میں فرق سمجھنے لگا ہوں، لیکن اس دور میں اسی انگلش میڈیم اسکول میں ہر لڑکی کی کسی نہ کسی لڑکے کے ساتھ ناجائز محبت تھی، میں آپ کو ان جوڑوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں لیکن شریعت مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ کسی کے راز کو افشاء کروں۔

جب میں گھر پہنچا تو گھر والے کافی پریشان نظر آرہے تھے، مجھے بڑی حیرانی کے ساتھ دیکھ رہے تھے، میں انکے اس رویئے سے حیران نہ تھا، کیونکہ شام ہونے والی تھی میں سمجھ رہا تھا کہ لیٹ آنے کی وجہ سے اس طرح گور رہے ہیں، امی نے پانی دیا اور کوئی بات کہے بغیر اپنے کام کرنے لگی، میں بھی باہر حویلی کی طرف چلا گیا، معمول کے مطابق مویشی کی دیکھ بال میں مصروف ہو گیا، تھوڑی دیر بعد مغرب کی اذان شروع ہوئی، سب نماز پڑھنے گئے اور جب گھر واپس آئے تو گھر میں سب لوگ اکٹھے ہونے لگے میرے ابو کافی غصے میں تھے، مجھے آواز دی 'ادھر کمرے میں آؤ'۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ: پرویز مشرف پر خدا کی بے آواز لاٹھی

ذرائع کا کہنا ہے کہ تقریباً چار سال قبل پرویز مشرف کو ریڑھ کی ہڈی کے مہروں میں تکلیف کے علاوہ ایک شریان بند ہونے، ایک کندھے کا درست طریقے سے کام نہ کرنے، گھٹنے میں تکلیف اور ہائپر ٹینشن سمیت دیگر امراض کی تشخیص کے علاوہ ایسی بیماریاں بھی لاحق ہیں جس کی تشخیص سے جدید دور کے اطباء حضرات عاجز ہیں۔

ان بیماریوں کی تصدیق آرمڈ فورسز انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی نے اپنی میڈیکل رپورٹ میں کی تھی جو 2014 میں ایک لفافے میں بند کر کے خصوصی عدالت کے جج کو پیش کی گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

گستاخ رسول کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فتویٰ!

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ :

میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ کسی شخص سے ناراض ہوئے تو وہ بھی جواباً بد کلامی کرنے لگا، میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن اڑادوں، میرے ان الفاظ کو سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سارا غصہ ختم ہو گیا، آپ وہاں سے کھڑے ہوئے اور گھر چلے گئے، گھر جا کر مجھے بلوایا اور فرمانے لگے ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ نے مجھے کیا کہا تھا، میں نے کہا: کہا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے اجازت دیں میں اس گستاخ کی گردن اڑادوں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اگر میں تم کو حکم دے دیتا تو تم یہ کام کرتے؟ میں نے عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تو میں ضرور اس کی گردن اڑادیتا آپؓ نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم، رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ کسی کے لئے نہیں کہ اس سے بد کلامی کرنے والے کی گردن اڑادی جائے یعنی رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے کی ہی گردن اڑائی جائے گی۔

پاکستانی عدالتیں اور جہادِ پاکستان!

امیرِ محترم مکرم مہند حفظہ اللہ

الحمدللہ وکفیٰ والصلوۃ والسلام علی نبیہ المصطفیٰ

امابعد!

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وإذا حکمتم بین الناس أن تحکموا بالعدل

گستاخِ رسول کو پاکستانی عدلیہ نے بری کر دیا اور اسکے مدافع عاشقِ رسول کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا، بات تو عجیب ہے لیکن یہ کام پاکستانی عدلیہ نے کیا ہے، یہ سن کر زیادہ تعجب نہیں ہو رہا، کیونکہ ہمیں ان سے گستاخ کے بارے میں اس سے ہٹ کر کوئی اور توقع ہو ہی نہیں سکتی، اگر ہمیں ایسی توقعات نہ ہوتیں تو ہم انکے خلاف جہاد شروع ہی نہ کرتے، کفری قانون کے نفاذ میں دن و رات ایک کرنے والے اداروں اور انکے محافظین کیخلاف شروع کیا گیا جہاد اب اور بھی زور پکڑیگا بشرطیکہ وطن عزیز کے مسلمان نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم غیرت کریں،

ہم عرصۂ دراز سے یہی کہتے آرہے ہیں کہ مسلمانانِ پاکستان کیساتھ جو ہو رہا ہے وہ غلط ہے، انکے جذبات کیساتھ کھلواڑ کیا جا رہا ہے، وہ کام ہو رہے ہیں جو پاکستان کے مسلمان نہیں چاہتے، وہ کام ہو رہے ہیں جسکا تقاضا کفر کر رہا ہے، وہ کام ہو رہے ہیں جسکے ہوتے ہوئے تقسیم ہند کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

اسلام اس بات کا نام نہیں کہ بس جہاں گائے کو حرام قرار دیا گیا، وہاں سے کوچ کرو اور مہجر میں جو چاہو کرو، اگر آپ نے ایک ملک کو اسلام کے نام پر تشکیل دیا ہے اور اسے پھر آپ اسلام کا قلعہ بھی تصور کرنا چاہتے ہیں تو وہاں اجتماعی زندگی ایسی ہونی چاہئے جو اسلام کو پسند ہو اور اگر کچھ اس سے ہٹ کر ہو تو فوراً اسکا ازالہ کرنا آپکی اولین ترجیحات میں سے ہونا چاہئے، جو زندگی مسلمانانِ پاکستان جی رہے ہیں وہ مسلمانانِ ہندوستان سے کافی کھٹن ہے اور اس پر دلائل دینے کی ضرورت تب ہوتی جب آپکے قبرستان علماء، طلباء، اسلام پسند عوام اور دیگر بیگناہوں سے خالی ہوتے، دلائل دینے کی ضرورت تب ہوتی جب آپکی جیلیں سنت نبوی سنبھالے ہوئے نوجوانوں سے خالی ہوتیں، دلائل دینے کی ضرورت تب ہوتی جب بلوچستان کی صحرائیں لاشیں نہ اگلتیں، دلائل دینے کی ضرورت تب ہوتی جب قبائل کے پہاڑ آپکے ملک کے باسیوں کے خون سے رنگے نہ ہوتے، آپ نے تو ہر اس جگہ قتل، گرفتاری، انکاؤنٹر، مار پیٹ اور تشدد کیے ہیں جہاں آپکو اسلام نظر آیا تو پھر یہ کیسے اسلام کا قلعہ رہ سکتا ہے؟

جہاد پاکستان کے بنیادی مقاصد میں سے یہی ہے کہ وطن عزیز میں ظلم و جبر، نا انصافیوں اور عدم اسلامیت پر مبنی عدالت نامی قصے کو ختم کر کے صحیح اسلامی، انصاف بھری اور حقیقی عدالت بھری عدالتیں قائم کی جائیں، جہاں ہر قوم کو یکساں انصاف ملے، غریب اور مالدار یا کسی کے اونچ نیچ کو دیکھے بغیر فیصلے کیے جائیں، جہاں وطن عزیز کے مقصد اصلی یعنی لا الہ الا اللہ کے تحت فیصلے ہوں، صرف انفرادی زندگی بنانے سے ملک اسلامی نہیں بنتا بلکہ وہاں کے تمام لوگوں کے ساتھ انکے مطابق اچھے سے اچھے سلوک، انہیں انکے شرعی حقوق دینے کا نام ہی اسلام ہے، آپ ایک قوم کے زمینی حقوق اپنے قریبی قوم کو دے رہے ہو اور کسی خاص قوم کے لوگوں کو بیگناہ قتل بھی کر رہے ہو اور سب کچھ معلوما ہونے کے باوجود بھی عدالتوں سمیت حکمرانانِ وقت اس معاملے سے بخوبی واقف ہیں اور وہ کچھ نہیں کر رہے یا کر نہیں پا رہے اور صرف حق کی آواز اٹھانے سے بھی عاجز ہو، اور نعرہ یہ لگا رہے ہو کہ یہ ایک آزاد اسلامی ملک ہے، یہ صرف اور صرف عوام پاکستان کے جذبات اور انکے ارادوں اور امیدوں کیساتھ کھلواڑ کے مترادف ہے۔

ہم سمجھ نہیں پا رہے کہ یہ عدالتیں یا اسکے محافظ عوام کو کونسا تحفظ دے رہے ہیں؟ اگر آپ صرف اسے تحفظ کہتے ہیں کہ اسلام آباد اور لاہور کے لوگ سکون کی نیندیں سو رہے ہیں یا صرف اسے امن کہہ رہے ہیں جرنیلوں اور افسران کے بیٹے امن میں ہیں تو ایسا قطعاً نہیں اور اب تو آپکا اسلام آباد اور لاہور بھی پر امن نہ رہا، آپ کی قیادت میں ہماری چند مخصوص قوموں کیساتھ جو برتاؤ کیا جا رہا ہے وہ ہر گز ہمیں برداشت نہیں، یہ پنجابی، پشتون، بلوچ اور سندھی کا فرق آپ کرتے ہوں گے، یہ ہماری برداشت میں ہر گز نہیں، ہم ظلم اور ظالم کے خلاف ہیں اور انکے خلاف ہماری جدوجہد جاری رہیگی ان شاءاللہ

ہم سمجھ نہیں پا رہے کہ یہ عدالتیں یا اسکے محافظ عوام کو کونسا تحفظ دے رہے ہیں؟ اگر آپ صرف اسے تحفظ کہتے ہیں کہ اسلام آباد اور لاہور کے لوگ سکون کی نیندیں سو رہے ہیں یا صرف اسے امن کہہ رہے ہیں جرنیلوں اور افسران کے بیٹے امن میں ہیں تو ایسا قطعاً نہیں اور اب تو آپکا اسلام آباد اور لاہور بھی پر امن نہ رہا، آپ کی قیادت میں ہماری چند مخصوص قوموں کیساتھ جو برتاؤ کیا جا رہا ہے وہ ہر گز ہمیں برداشت نہیں، یہ پنجابی، پشتون، بلوچ اور سندھی کا فرق آپ کرتے ہوں گے، یہ ہماری برداشت میں ہر گز نہیں، ہم ظلم اور ظالم کے خلاف ہیں اور انکے خلاف ہماری جدوجہد جاری رہیگی ان شاءاللہ، اب تک تو عوام پاکستان آپکے حامی تھے اور آپ کو خبر ہو یا نہ ہو انکی ایک بڑی قوت ہم سے مل چکی ہے اور ہمارا نظریہ اختیار کر چکی ہے، یاد رکھنا جو نعرے ہم پندرہ سالوں سے لگاتے آرہے تھے اور کوئی ماننے کو تیار نہیں تھا، اب تقریبا تمام پاکستانیوں تک ہماری آواز پہنچ چکی ہے اور انہوں نے ظالم، مظلوم اور قاتل و مقتول کو پہچان لیا ہے، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

ایک اہم بات جس کی طرف میں وطن عزیز کے اسلام پسند طبقے کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ اگر آپ کا یہ نظریہ ہے کہ مجھے پاکستان میں آزادئ رائے کا حق

حاصل ہے اور یہاں میں انفرادی طور پر اسلام پر عمل بھی کر سکتا ہوں تو جناب! یہ آپکی وطن سے اندھی محبت ہے، وطن کی محبت اچھی ہے لیکن وطن کے حصول کے مقصد کو بھولنا ایک جرم، جس ملک سے آپ نے آزادی حاصل کر کے پاکستان بنایا ہے وہاں بھی تو لوگ نماز، روزہ و دیگر عبادات کر سکتے ہیں تو کیونکر ضرورت پڑی ہزاروں علماء، طلباء اور دیگر عام مسلمانوں کو خون بہانے کی؟ یاد رکھنا! اگر آپ نے صرف اسی پر اکتفاء کیا اور اسلامی نظام کے نفاذ کی کوشش نہ کی تو روزِ محشر آپ کا گریبان اور مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کا ہاتھ ہوگا، مولانا عطاءاللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے سوالات کا جواب نہ دے سکو گے، ہزاروں علماء و طلبہ کے سوالات آپ کو کہیں اور لے چلیں گے، اور آپ کی ضمیر جب اس وقت آپ کو ملامت کریگی تو وہ آخری ملامت ہوگی اور اسکا کوئی علاج نہیں ہوگا پھر، آپ استشہادی حملے کے بعد جس آیت کا ورد کرتے ہوئے مجاہدین کو قاتل ناحق ٹھہراتے ہو، وہ آیت آپ کے ذہن میں آئی تو بس ہاتھ ہی ملتے رہو گے، اور یہ کہ آپ جن پاکستانی نوجوانوں کو جہادِ افغانستان کیلئے روانہ کرتے ہو اور وہ وہاں تابوت میں آتے ہیں اور فحشاء و عریانی سمیت مختلف غیر اسلامی اعمال والی زمین میں دفن ہوتے ہیں، وہ بھی آپ سے پوچھیں گے کہ جناب والا! آپ کے ملک میں کونسا اسلام نافذ تھا جو آپ نے ہمیں افغانستان میں قتل کروایا، کیا آپ ہمیں یہ راہ نہیں دکھا سکتے تھے کہ اپنے ہی ملک میں اسلام کیلئے جانیں دو، کیا آپ کو سیاست چمکانے کیلئے ہمارا ہی خون ملا، اور کیا آپ نے ہمارے خون کے بدلے کسی سے کوئی رقم تو وصول نہیں کی جسے کھاتے وقت آپ نے خوب قہقہے لگائے، تو اس وقت اگر آپ کے پاس جواب نہ ہوا تو آپ کو اپنے انجام سے خوب واقف ہونا چاہئے۔

وطن عزیز کے تمام مسلمانوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ گستاخ رسول سمیت کسی بھی غیر اسلامی سرگرمی کو اسکی شاخوں کے بننے سے پہلے اسکی جڑ کاٹیں اور اسکے پرچار کرنے والوں کی انگلیاں کاٹ کر نشانِ عبرت بنایا جائے، وطن عزیز میں صرف نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کا مسئلہ نہیں بلکہ کسی سے تو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی عزت بھی ہضم نہیں ہوتی اور غلامانِ صحابہ کو قتل کرنے میں جھجک بھی محسوس نہیں کرتے، صرف یہی نہیں بلکہ ہر اسلام پسند کو جو خطرہ اس ملک میں ہے شاید ہی کہیں اور ہو، تو یہ عزم کر کے کہ دینِ اسلام کی سربلندی اور پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنانے میں کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے، درمیان میں حائل ہونے والی طاقت چاہے فوج کی ہو یا کوئی اور خفیہ طاقتیں ہوں، آپ ہی ہو جو جہاد پاکستان کو کامیاب بنا سکتے ہو، مظلوم کو حق دلا سکتے ہو، شہداء کا انتقام لے سکتے ہو، قیدی بھائیوں کیلئے جیلوں کے دروازے توڑ سکتے ہو اور زخمیوں کیلئے مرہم ثابت ہو سکتے ہو، تو آؤ اور جہاد پاکستان میں اپنا حصہ ڈالو، آپکی جو بھی صلاحیت ہوگی ان شاءاللہ اسکے مطابق آپ کو جہاد کے اس عظیم راستے میں بروئے کار لایا جائیگا۔

مجاہدینِ پاکستان کی خدمت میں عموماً اور حزب الاحرار کے سرفروشانِ اسلام کی خدمت میں خصوصاً عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر آنچ نہ آنے دیں، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عزت دل میں رکھیں اور انکے گستاخوں کو کڑی سے کڑی سزا دیں، ایک اہم بات یہ کہ مجاہدین مظلوم عوام پاکستان کے ساتھ انکے غم میں شریک ہوں، انکے درد کو سمجھیں اور انہیں اپنے دلوں میں جگہ دیں، ہمیں چاہئے کہ ہم ایک دوسرے کے کام آئیں اور وقت آنے پر ایک دوسرے کا صحیح استعمال کر سکیں، اگر مجاہدین اور عوام کی راہیں جدا ہوتی ہیں تو کوئی بھی مقصد تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک ہم ایک دوسرے کے ہمدرد نہیں بن جاتے تب تک حصولِ مقصد مشکل تر ہے، اسکے علاوہ مجاہدین انفرادی اعمال میں بھی بہتری لائیں اور میدان میں موجود مجاہدین کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور انکی ہر ممکن مدد کریں۔

میں فوج اور دیگر خفیہ اداروں کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ ملک کو اصلی مقصد دلانے میں آپ کی کھڑی کی گئی دیوار کو ہم ضرور گرائیں گے، اور آپکے ہاتھوں قتل، لاپتہ اور گرفتار ہونے والے مسلمانانِ پاکستان کا انتقام ضرور لیں گے، ہم خون سے لت پت اپنے علمائے کرام و طلبۂ عظام کو ہرگز نہیں بھلانے والے، ہم اپنی ماؤں اور بہنوں کے بہتے آنسوں اور بھائیوں کی گرائی گئی لاشیں ہرگز نہیں بھلائیں گے، اور وہ دن ضرور آئیگا جب ہمارے ہاتھ اور تمہارے گریباں ہونگے، اور ہماری عدالت میں تم سے سوالات ہوں گے جس کا جواب تم ہرگز نہ دے پاؤ گے، ان شاءاللہ تعالیٰ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمنین کی عزتوں کا دفاع کون کریگا؟ تو حضرت کعبؓ نے فرمایا: میں کرلوں گا اور عبداللہ بن رواحہؓ نے فرمایا کہ میں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک تم اچھے اشعار بولنے والے ہو، حضرت حسانؓ نے فرمایا میں بھی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ آپ مشرکوں کا ہجو کیا کریں، اللہ تعالیٰ آپ کی مدد جبریل علیہ السلام سے کرائے گا، اس حدیث مبارکہ پرا گر غور کیا جائے تو اس سے شعر کی صرف فضیلت ہی نہیں بلکہ اس سے مسلمانوں کی عزت بچانے کا ذریعہ بھی سمجھا گیا ہے۔

جہاد میں شعر کا کردار!

انقلابی شاعر مہاجر زاہد صافی صاحب

شعر و شاعری بعض انسانوپر اللہ رب العزۃ کی جانب سے کیا گیا ایک خاص فضل ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ شعراء پر اللہ کی جانب سے ایک بہت بڑا امتحان بھی ہے، کیونکہ اس کے قلم میں شعر لکھنے کی قوت تو اللہ ہی پیدا کرتا ہے لیکن اچھائی اور برائی کا اختیار شاعر کے پاس ہی ہوتا جس سے شاعر بہت ہی بڑے امتحان میں واقع ہو جاتا ہے۔

دور حاضر پر اگر نظر ڈالی جائے تو تمام اسلامی ممالک پر کفار قابض ہیں، ان کی ملکیتیں غصب ہو چکی ہیں، امت مسلمہ کی معصوم ماؤں، بہنو اور بھائیوں کی عزتین لٹ گئی ہیں، ان کو بے گھر کیا گیا ہے، کتاب اللہ کی بے حرمتی کی جا چکی ہے، مساجد و مدارس مسمار کیے جا چکے ہیں، اور تو کیا ہمارے دینِ حق کو اب باطل کے نام سے پکارا جارہا ہے، ان کھٹن حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے جن خاص بندوں کو شعر لکھنے کی استعداد سے نوازا اور ان کے قلم اور زبان میں اثر ڈالا ہے، اگر وہ اس عطائی انعام کا پورا پورا حق ادا نہ کریں تو یقیناً یہ لوگ امتحان میں ناکام ہو گئے ہیں۔

میرے خیال سے گزشتہ عرصے میں زمانے نے پاکستان و افغانستان میں جتنے انقلابات نے جنم لیے ہیں ان میں علمائے کرام و مجاہدین کے ساتھ ساتھ شعراء اور نعتخوانوں کا بھی اچھا خاصا کردار ہے، جنہوں نے اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر جہاد فی سبیل اللہ کیلئے جوان نسل کے جذبات کو جگایا ہے، معاشرے کے سامنے لاثانی الفاظ میں اسلام کے احکام کو پیش کیا ہے تاکہ جوان نسل صراط مستقیم سے ہٹ نہ جائے اور اس فانی دنیا کے چند ہی شب و روز کی خواہشات پر دھوکہ نہ کھائیں اور اس کے بدلے حقیقی اور ختم نہ ہونے والی زندگی کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

دوسری جانب زمانے نے ایسے شعراء بھی دیکھیں ہیں جو چند ٹکے دنیوی لالچ کی خاطر معاشرے میں فحاشی پھیلاتے ہیں بلکہ اس کو اپنا فرض سمجھتے جارہے ہیں، دین کی خدمت یا جوانوں کو جہاد کی ترغیب دلانا تو دور کی بات، الٹا ان شعراء پر تنقید و اعتراضات کرتے ہیں جو زندہ ضمیر اور آزاد فکر کے مالک ہیں، ان کے اشعار کو فقط ایک شعار کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اسے ایسا رنگ دینا چاہتے ہیں کہ یہ شعراء معاشرے میں ایک ناسور فتنے کے طور سے جانے جائیں اور اس سے لوگ یہ تاثر لیں کہ گویا یہی لوگ جنگ کیلئے راہیں ہموار کر رہے ہیں، لیکن ان کو یاد نہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے میدان جہاد میں اترتے تو حسان بن ثابت، کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جہادی اشعار کہا کرتے تھے۔

کعب بن مالکؓ کے ایک شعر پر نبی الملاحم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات پر جسکے قبضے میں میری روح ہے "یہ اشعار کفار پر تیروں سے زیادہ اثر انداز ہیں"

دوسری حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ ایک بار مشرکین شعراء نے اشعار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی تو اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قوم نے نبی کی مدد ہاتھوں اور اسلحوں سے کی تو وہ زبان پر زیادہ حقدار ہیں کہ اس کی مدد کریں اور اس کے بعد حسان بن ثابت، کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہؓ نے کفار کے اشعار کا جواب اشعار سے دیا، اس حدیث مبارکہ سے یہ بات بآسانی معلوم ہوئی کہ جب ہاتھ اور اسلحوں سے جہاد فرض ہوتا ہے تو جہاد باللسان اس کے ضمن میں اس سے زیادہ اور بدرجۂ اولیٰ فرض ہو جاتا ہے، ایک اور مقام پر تو نبی کریم ﷺ نے مجاہد کے شعر کو صراحۃً جہاد باللسان کہا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمنین کی عزتوں کا دفاع کون کریگا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کرلوں گا اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم اچھے اشعار بولنے والے ہو، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ آپ مشرکوں کا ہجو کیا کریں، اللہ تعالیٰ آپ کی مدد جبریل علیہ السلام سے کرائے گا، اس حدیث مبارکہ پر اگر غور کیا جائے تو اس سے شعر کی صرف فضیلت ہی نہیں بلکہ اس سے مسلمانوں کی عزت بچانے کا ذریعہ بھی سمجھا گیا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت کیلئے ممبر رکھا تا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مفاخرت کریں یا ان سے مدافعت کریں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حسان کی مدد روح القدس یعنی جبریل علیہ السلام کے ذریعے کرتا ہے۔

حسان بن ثابت اسلام کے وہ شاعر تھے جو انصاری تھے اور انہیں قریش کی نسبوں کے بارے میں مکمل معلومات نہیں تھیں بلکہ صرف مہاجرین صحابہ کرام سے

کچھ معلومات حاصل کر کے اشعار لکھا کرتے تھے، کیونکہ اس دور میں شاعری کا محور نسب اور آباء واجداد پر تفاخر کرنا تھا لیکن باوجود اس کے کہ انہیں قریش کی نسبیں بھی اچھی طرح معلوم نہ تھیں جب اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے تھے کہ میرے نسب کے ساتھ کیا کروگے یعنی میرا نسب توان سے مل جاتا ہے تو آپ میرے اور ان کے نسب کو کیسے الگ کروگے ؟ تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے کہ میں آپ کو ان سے ایسے نکال دوں گا جیسا بال آٹے سے نکلتا ہے، چونکہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جاہلیت کے دور میں بھی مستند شعراء میں سے تھے، وہ بڑے بڑے بادشاہوں کی محفلوں میں شرکت کیا کرتے تھے لیکن اسے یہ لقب یعنی "شاعر رسول" تب ملا جب انہوں نے اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اپنا شعری استعداد صرف کیا۔

تو معلوم ہوا کہ ایک مسلمان شاعر تب ہی حقیقی شاعر ہوتا ہے جب وہ فرعون وقت کو شعر سے جواب دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع آج کے دور میں ایسا کرے جیسا کہ حسان بن ثابت ودیگر صحابۂ کرام کیا کرتے تھے۔

حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ چند مشہور اشعار:

فإن ابي و والده وعرضي
لعرض محمد منكم وقاء
وأَحسنُ منکَ لم ترَ قطُّ عيني
وَأَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النّسَاءُ
خُلقتَ مبرأً منْ كلّ عيبٍ
كأنکَ قدْ خلقتَ كما تشاءُ

بے شک میرے باپ، دادا اور میری عزت سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ڈھال ہیں۔
میری آنکھوں نے آپ سے حسین کبھی نہیں دیکھا
اور عورتوں نے آج تک آپ سے حسین کسی کو جنم نہیں دیا۔
آپ ہر عیب سے ایسے پاک پیدا ہوئے ہیں
جیسا کہ آپ اپنی چاہت کے مطابق پیدا ہوئے ہو۔

علمائے سوء کی پہچان!

علمائے سو کی مختلف پہچان احادیث میں بیان کی گئی ہیں، مثلا: ایک حدیث میں ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من طلب العلم ليماري به السفهاء أو يصرف به وجوه الناس إليه أدخله النار (رواه الترمذي مشكاة: ٣٤) جس شخص نے علم اس لیے حاصل کیا تاکہ علماء سے مقابلہ کرے یا کم علم لوگوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو علم کے ذریعہ اپنی طرف مائل کرے، اللہ تعالی ایسے شخص کو جہنم میں داخل کریں گے۔ دوسری روایت میں ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما يبتغى به وجه الله لا يتعلمه إلا ليصيب به عرَضًا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يوم القيامة يعني ريحها۔(رواه احمد، مشكاة: ٣٥)

جس شخص نے اس علم کو جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سیکھا جاتا ہے، اس لیے سیکھا تاکہ اس کے ذریعہ دنیا کمائے ایسا شخص جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

تیسری حدیث میں ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اتقوا الحديث عني إلا ما علمتم فمن كذب علي متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار۔(رواه الترمذي، مشكاة: ٣٥)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری جو حدیث تمھیں معلوم ہو وہی بیان کرو، اس لیے کہ جس نے جھوٹ بات میری طرف منسوب کر کے نقل کی اسے اپنا ٹھکانہ جہنم سمجھنا چاہیے۔

چوتھی حدیث میں ہے: قال سأل رجل النبي صلى الله عليه وسلم عن الشر فقال لا تسألوني عن الشر وسلوني عن الخير يقول ثلاثا ثم قال ألا إن شر الشر شرار العلماء وإن خير الخير خيار العلماء(رواه الدارمي)

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے شر کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے شر کے بارے میں سوال مت کرو بلکہ خیر کے بارے میں سوال کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شر میں بدتر شر علمائے سو کا شر ہے اور تمام بھلائیوں میں اعلی درجہ کی بھلائی علماء کا خیر ہے، علماء اہل حق کی توہین کفر ہے، عالم دین کو عالم دین ہونے کی حیثیت سے بلا وجہ شرعی توہین و تنقیص کرنا یا سب وشتم کرنا گویا اس کے سینے میں محفوظ علوم قرآن وحدیث کی توہین واستخفاف ہے، اس لیے اس حرکت پہ اندیشہ کفر ظاہر کیا گیا ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: ويخاف عليه الكفر إذا شتم عالماً أو فقيها من غير سبب۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب السیر، الباب التاسع، مطلب موجبات الكفر أنواع. زکریا قدیم ٢/ ٢٧٠، جدید ٢/٢٨٢)

اللہ ہمیں علماء اہل حق میں سے بنائے، ان کا قدرداں بنائے اور ان کی معیت وصحبت خاصہ عطا فرمائے۔آمین۔

محترم مدیر و مسؤل ادارۃ التحقیق والمعارف کے ساتھ خصوصی انٹرویو!

محترم قارئین!

جماعت میں انتظامی طور پر اگرچہ کل چودہ مرکزی شعبے کام کر رہے ہیں مگر ان تمام شعبوں کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے (یعنی شرعی امور، عسکری امور، خارجی امور اور داخلی یا اکمالاتی امور) یہ ادارہ اپنے شعبے کی مسئولیت اور کام کے ساتھ ساتھ شرعی امور سے متعلق دیگر شعبوں کی نگرانی بھی کرتا ہے جیسے محکمہ شرعیہ عالیہ یا مرکزی احتسابی کمیشن جس کے ذیل میں نظامی محکمہ (محکمہ امور حرب) بھی ہے اور حدود و قصاص میں حتمی فیصلہ بھی ادارۃ المعارف کا ہوتا ہے، ادارے کا مسئول ایک جید عالم، امور افتاء اور امور قضاء کا استاد اور پرانا مجاہد ہے اور جماعت میں ادارے کا مسئول ہی شرعی مسئول مانا جاتا ہے۔

ادارۃ التحقیق والمعارف کے ذیل میں پانچ مستقل شعبے کام کر رہے ہیں اور محکمہ شرعیہ کی نگرانی اور جماعت کے تمام شرعی امور کی نگرانی الگ سے ہے، پچھلے دنوں مجلہ غزوۂ ہند کے ٹیم کو جماعت کے شرعی امور کے اس نگران ادارے (ادارۃ التحقیق والمعارف) کے مسئول سے ملاقات اور انٹرویو کا شرف حاصل ہوا جو قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

مجلہ غزوۂ ہند: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مجلہ غزوۂ ہند کی ٹیم آپکا شکریہ اداء کرتی ہے کہ آپ نے انکی دعوت قبول کی اور انٹرویو کیلئے وقت نکالا۔ سب سے پہلے ہمیں ادارۃ التحقیق والمعارف کا تعارف کروائیں۔

مسؤل ادارۃ التحقیق والمعارف: الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔

امابعد! سب سے پہلے میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمیں موقع دیا تاکہ ہم اپنے شعبے سے متعلق آپکو آگاہ کریں اور قارئین سے اپنے شعبے کا تعارف کروائیں، اللہ آپکو اجر سے نوازے،

ادارۃ التحقیق والمعارف ہماری تنظیم حزب الاحرار کا ایک بہت ہی اہم ادارہ ہے جو جماعت کے تمام شرعی امور کا مسئول ادارہ ہے جسکے ذیل میں چھ شعبے کام کر رہے ہیں، پہلا مدارس کا شعبہ یعنی تعلیمی شعبہ، دوسرا امر بالمعروف والنہی عن المنکر، (جو اب مرکزی حیثیت حاصل کر چکا ہے اور فی الحال ادارہ کے ذیل میں ہے) تیسرا دارالافتاء، چھوتا شرعی دوروں کا یعنی شعبہ دورۃ الشرعیہ، پانچواں تنظیمی پالیسیوں کیلئے مخصوص بزرگ علماء پر مشتمل شعبہ، اور چھٹا محکمہ شرعیہ کی نگرانی کا ہے۔

مجلہ غزوۂ ہند: ادارۃ التحقیق والمعارف کی حالیہ سرگرمیوں کے بارے میں قارئین کو آگاہ کریں۔

مسؤل ادارہ: حالیہ دنوں میں ہمارا ادارہ کافی کامیاب جارہا ہے اور دو بڑے مدرسوں کو فعال کیے رکھا ہے الحمد للہ، جو مہاجرین کی اکثریتی علاقوں میں موقعیت رکھتے ہیں اور دونوں مدرسوں میں اچھی پڑھائی جاری ہے، جہاں اساتذہ اور شاگرد دونوں ہی خوب ذوق و شوق کا مظاہرہ کر رہے ہیں، اسکے علاوہ میں نے جن شعبوں کا اوپر ذکر کیا وہ بھی اپنی اپنی جگہ فعال ہیں اور ہر شعبے کے لئے مسئول و ارکان الحمد للہ اپنے فرائض بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

مجلہ غزوۂ ہند: آپ کے شعبے میں کتنے ارکان ہیں؟ نیز کام کرنے کا مختصر فہم طریقۂ کار بھی بتلائیں۔

مسؤل ادارہ: ہمارے ادارے میں مرکزی کمیشن کیلئے پانچ جید علمائے کرام ہیں جو ادارہ کے ذیل میں آنے والے تمام شعبوں کیلئے نگران اور مسئول ہے، جن میں سے ایک مرکزی مدرسے کے مہتم بھی شامل ہیں، اور طریقۂ کار یہ ہے کہ کسی بھی امر کیلئے ہم ایک اجلاس قائم کرتے ہیں، اجلاس کا امیر اور ناظم مقرر کیا جاتا ہے جو اجلاس میں شریک ساتھیوں کی آراء سنتے ہیں اور اسکے بعد اجلاس کے امیر فیصلہ صادر کرتے ہیں، دوسرا یہ کہ ہم نے شرعی دوروں کیلئے ایک علیحدہ شعبہ قائم کیا ہے جس کے مستقل مسؤل اور عالم استاذ ہوا کرتے ہیں جو ادارۃ التحقیق والمعارف کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے کام کرتے ہیں اور ابتدائی ساتھیوں کو شرعی دورہ کراتے ہیں، تیسری بات یہ کہ جب ہمارے شعبۂ دارالافتاء میں استفتاء آتا ہے تو علماء کا دو سے تین رکنی بینچ اس مسئلے کا مدلل جواب ڈھونڈتے ہیں اور مستفتی کے حوالے کرتے ہیں اور اس جواب کو اپنے ریکارڈ میں جمع بھی کیا جاتا ہے، ایک قابل ذکر امر یہ ہے کہ تنظیم میں موجود کوئی شریعت مخالف یا مشکوک پالیسی ہو یا ایسا کوئی عمل ہو تو ادارۃ التحقیق کے مسؤلین از خود اسکانوٹس لیتے ہیں یا پھر انہیں آگاہ کیا جاتا ہے کہ یہ عمل یا پالیسی شریعت کے مخالف ہے تو ادارۃ التحقیق والمعارف مدلل تحریر لکھ کر رہبری شوریٰ کو ارسال کرتا ہے، رہبری شوریٰ مشورہ کر کے امیر کے سامنے رکھتے ہیں اور وہ عمل یا پالیسی رد کر دی جاتی ہے، اور امراء و رہبری شوریٰ کے ارکان نے ہمیشہ اس میں ہمارا ساتھ دیا ہے اور شریعت کی پاسداری کی ہے، اللہ انہیں جزائے خیر دے، ایک اور شعبہ امر بالمعروف والنہی عن المنکر بھی ہے، جو مجاہدین کی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کی اصلاح کیلئے کوشاں ہے اور اسکے لیے الگ سے مسؤل اور مرکزی اور علاقائی ارکان ہوا کرتے ہیں، شعبہ امر بالمعروف مراکز میں مجاہدین کیلئے اصلاحی بیانات کی راہ ہموار کرتے ہیں اور یہ شعبہ اب مرکزی حیثیت بھی اختیار کر چکا ہے، حالیہ دنوں میں شعبۂ امر بالمعروف افی تیزی سے کام کر رہا ہے، مسؤلین حضرات ساتھیوں کے اعمال پر خصوصی توجہ دیئے ہوئے ہیں جس پر کافی حد تک عمل ہو رہا ہے، انہی اعمال کی بدولت اللہ کی مدد نازل ہوئی اور کافی عرصہ بعد کراچی اور لاہور میں گوریلہ حملے دیکھنے کو مل رہے ہیں الحمد للہ

ادارے کا ایک بہت ہی اہم پہلو محکمہ شرعیہ عالیہ ہے جس میں عوامی

معاملات شریعت کی رو سے حل ہوتے ہیں، محکمہ شرعیہ اگرچہ بذات خود ایک مرکزی شعبہ ہے اور مرکز کے ساتھ مربوط ہے مگر ہمارے ادارے کی مسئولیت میں جماعت کی تمام شرعی امور کی نگرانی ہے اس لئے اسکی نگرانی کیساتھ ساتھ ادارۃ التحقیق والمعارف اسکے استیناف کی حیثیت کا بھی حامل ہے محکمہ شرعیہ کے ابتدائیہ اور مرافعہ کے کسی فیصلہ پر جب کسی دارالافتاء کی جانب سے رد آجاتا ہے تو بطور تمیز یا استیناف ادارہ کے دو یا دو سے زائد ارکان پر مشتمل بینچ وہ فیصلہ کرتے ہیں جو حتمی ہوتا ہے۔

مجلہ غزوۂ ہند: مدارس کے بارے میں قارئین کو آگاہ کریں۔

مسؤل ادارہ: مدارس کے بارے میں کہوں تو ہمارے دو مدرسے اچھے طریقے سے فعال ہیں، جن میں سے ایک مرکزی اور ایک شاخ کی حیثیت سے ہے، اسکے علاوہ چھوٹے ابتدائی حلقہ جات بھی ہیں، اور ہر وہ علاقہ جہاں مہاجرین یا جماعت سے منسلک خاندان رہائش پزیر ہوں، ایک دو اساتذہ پر مشتمل ایک مدرسہ قائم ہوتا ہے کیونکہ جماعت کے اندر بچوں کی تعلیم لازمی ہے اور اس پر جماعت کی طرف سے سختی سے عمل ہوتا ہے، جبکہ چھوٹے مدارس کے علاوہ ان دو مدرسوں میں کل سترہ ارکان پر مشتمل عملہ کام کرتا ہے جن میں اساتذہ متہم حضرات اور خدمتگار اراکین شامل ہیں، ان دونوں مدرسوں میں مہاجرین، مجاہدین، شہداء، اسیران اور عوام کے تقریباً تین سو بچے دینی وعصری تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں مدرسے میں مقیم طلباء کی تعداد ایک تہائی سے زیادہ ہے، جس مدرسے میں مقیم طلبہ نہیں ہیں وہاں انکو لے آنے اور جانے کیلئے ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کیا گیا ہے، جبکہ مدرسے میں مقیم طلبہ کیلئے قیام وبعام کے علاوہ علاج کا انتظام بھی کیا جاتا ہے، مدارس کے اخراجات تنظیم کی جانب سے مالیاتی کمیشن کے توسط سے ہمیں ملتے ہیں اور ہم ان پر صرف کرتے ہیں۔

مجلہ غزوۂ ہند: بحیثیت علماء آپ اپنی تنظیم کیلئے کتنی جدوجہد کرتے ہیں اور اس میں آپ کس حد تک کامیاب ہیں؟

مسؤل ادارہ: ہمارے علماء کی ہی جدوجہد ہے کہ آج یہ تنظیم قائم ہے اور جہاد پاکستان کے ڈھانچے میں مسلسل روح پھونکی جارہی ہے، اور ہمیشہ سے اس راہ میں علماء نے مجاہدین اور نوجوانوں کی رہنمائی کی ہے، میں اپنی تنظیم کے امراء کا بہت ہی مشکور ہوں کہ انہوں نے جہاد پاکستان میں حصہ لینے والے علماء کو جہادی میدان میں اچھے مواقع فراہم کئے اور انہیں اس عظیم فریضے میں مناسب منصب دیئے، ہمارے امراء کی کوشش یہی رہتی ہے کہ وہ عالم کو کسی نہ کسی مناسب منصب پر مقرر کریں اور اگر وہ ہمارے ادارے سے فارغ ہوں تو انہیں کسی دوسرے شرعی، انتظامی، سیاسی یا عسکری شعبے کی مستقل مسؤلیت سونپ دیں۔

مجلہ غزوۂ ہند: کیا آپکے شعبے کے علماء تنظیم کے دوسرے شعبوں کیساتھ بھی تعاون کرتے ہیں؟

مسؤل ادارہ: علماء کے تعاون کے بارے میں کہوں تو وہ ہر اس جگہ پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں جہاں تنظیم کو انکی ضرورت ہو اور امراء انہیں ہر اس جگہ بلاتے بھی ہیں جہاں انہیں کوئی کمی نظر آرہی ہو جسے صرف علماء ہی پوری کر سکتے ہیں اور انہوں نے ہر شعبے کے ساتھ ان تھک محنت کی ہے اور ہر شعبے کو انکا بھرپور تعاون حاصل ہے۔

مجلہ غزوۂ ہند: کیا علماء صرف اسی شعبے میں مصروف ہیں یا وہ دیگر شعبوں میں بھی کام کرتے ہیں؟ اگر کرتے ہیں تو ایک دو مثالیں بھی دیدیں۔

مسؤل ادارہ: جی! ہمارے علماء صرف اسی شعبے میں نہیں بلکہ اسکے ساتھ ساتھ اور بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، ان علماء کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ وہ ادارۃ التحقیق والمعارف کے ساتھ ساتھ دوسرے شعبہ جات کے بھی معاون ہیں جسطرح کہ ہمارے شعبے کے ایک عالم مرکزی سیاسی کمیشن، ایک پنجاب پراونشل کمیشن کیساتھ ہیں اور میں خود بھی بحیثیت مسؤل ادارۃ التحقیق والمعارف بھی خدمات انجام دے رہا ہوں اور اسکے علاوہ مختلف اوقات میں جہاں ضرورت ہو وہاں بھی حاضر ہوتا ہوں، اور دوسری قسم ان علمائے کرام کی ہے کہ جو اس ادارے میں نہیں بلکہ دوسرے شعبوں میں مصروف ہیں جس میں مالیاتی کمیشن، ڈویژنل عسکری شوریٰ، رہبری شوریٰ، اجرائی کمیشن، سیاسی کمیشن اور شعبۂ جلب وجذب شامل ہیں، ان سب میں علماء مستقل طور پر یا تو ارکان ہیں یا ان میں سے کسی شعبے کے مسؤل ہیں۔

مجلہ غزوۂ ہند: مجاھدین ساتھیوں کا علماء سے رویہ کیسا رہتا ہے؟

مجلہ غزوۂ ہند: مدارس کے بارے میں قارئین کو آگاہ کریں۔
مسؤل ادارہ: مدارس کے بارے میں کہوں تو ہمارے دو مدرسے اچھے طریقے سے فعال ہیں، جن میں سے ایک مرکزی اور ایک شاخ کی حیثیت سے ہے، اسکے علاوہ چھوٹے ابتدائی حلقہ جات بھی ہیں، اور ہر وہ علاقہ جہاں مہاجرین یا جماعت سے منسلک خاندان رہائش پزیر ہوں، ایک دو اساتذہ پر مشتمل ایک مدرسہ قائم ہوتا ہے کیونکہ جماعت کے اندر بچوں کی تعلیم لازمی ہے اور اس پر جماعت کی طرف سے سختی سے عمل ہوتا ہے، جبکہ چھوٹے مدارس کے علاوہ ان دو مدرسوں میں کل سترہ ارکان پر مشتمل عملہ کام کرتا ہے جن میں اساتذہ متہم حضرات اور خدمتگار اراکین شامل ہیں، ان دونوں مدرسوں میں مہاجرین، مجاہدین، شہداء، اسیران اور عوام کے تقریباً تین سو بچے دینی وعصری تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں مدرسے میں مقیم طلباء کی تعداد ایک تہائی سے زیادہ ہے، جس مدرسے میں مقیم طلبہ نہیں ہیں وہاں انکو لے آنے اور جانے کیلئے ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کیا گیا ہے، جبکہ مدرسے میں مقیم طلبہ کیلئے قیام وبعام کے علاوہ علاج کا انتظام بھی کیا جاتا ہے، مدارس کے اخراجات تنظیم کی جانب سے مالیاتی کمیشن کے توسط سے ہمیں ملتے ہیں اور ہم ان پر صرف کرتے ہیں۔

مسؤل ادارہ: الحمد للہ ہمارے مجاہدین بھائی علماء کی قدر کرتے ہیں اور وہ انہیں اپنار ہنما سمجھتے ہیں، اور انہی مجاہدین نے ہمیشہ علماء کی بات سنی ہے جسکی وجہ سے آج یہ اس راہ کو اختیار کئے ہوئے ہیں، میں تو یہ کہونگا کہ مجاہدین علمائے کرام کو اپنے دینی قائدین سمجھتے ہیں اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ انکا علماء کی قدر کرنا علماء کو حوصلہ دیتا ہے اور وہ انہیں راہ حق دکھانے میں اور بھی زیادہ محنت کرتے ہیں، البتہ ناسمجھ لوگ تقریباہر جگہ موجود ہوتے ہیں جو اپنی ناسمجھی کی وجہ سے یا تو ایک بے قدر چیز کی قدر کر جاتے ہیں اور یا قابل قدر کی چیز کی بے قدری، تو یہ انکے جہاد کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے، اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ ایسے لوگ جہاد کے اس مقدس راستے سے محروم ہو رہے ہیں۔

مجلہ غزوۂ ہند: آپ بحیث علماء انکی کس حد تک رہنمائی کرتے ہیں اور اس میں آپ کس حد تک کامیاب ہیں؟

مسؤل ادارہ: الحمد للہ ہم نے ہر وقت مجاہدین کی رہنمائی کی ہے اور ہر مناسب میدان میں انکی قیادت کی ہے اور اسکو اللہ کا فضل اور اہم دینی فریضہ سمجھا ہے، ہمیں ہماری محنت کے ثمرات ملے ہیں جسکی زندہ مثال انکا جہاد پر قائم رہنا ہے، البتہ تھوڑے تھوڑے مشکلات گھر میں بھائیوں کے درمیان بھی آتے ہیں تو ہمیں اس بڑی تنظیم میں کیسے پیش نہ آئیں، لیکن اب تک ہم نے ایسی مشکل کا سامنا نہیں کیا جو ہماری جہادی نظم کیلئے نقصان دہ یار کاوٹ ثابت ہو، اور یہی وجہ ہے کہ ہماری تنظیم روبہ ترقی ہے، الحمد للہ۔

مجلہ غزوۂ ہند: مجاہدین ساتھیوں کی اصلاح کے بارے میں کیا کہیں گے؟

مسؤل ادارہ: مجاہدین کو میں کہنا چاہوں گا کہ اگر ہم تقویٰ اختیار نہ کریں اور اللہ کیطرف متوجہ نہ ہو جائیں اور علمائے کرام کی رہنمائی پر عمل نہ کریں تو ہمیں کامیابی نہیں مل سکتی، نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ کامیابی اللہ رب العزۃ کی تابعداری، اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل اور امیر کی اطاعت کرنے میں ہے، اگر ہم ایسا نہ کریں تو کبھی بھی ناکامی کا سامنا کر سکتے ہیں اور اسکی بہت سی مثالیں تاریخ میں موجود ہیں، اور یہ کہ علمائے کرام آپکی اصلاح کیلئے ہیں اور یہی آپکے حقیقی قائدین ہیں لہذا ان کی مجالس کو اپنائیں، ان سے مسلسل اچھے تعلقات رکھیں، ان سے اپنے مسائل کے بارے میں پوچھیں تاکہ آپ کا ان سے تعلق رہے اور دونوں کو ایکدوسرے کی خدمت کا موقع ملے۔

مجلہ غزوہ ہند: علمائے کرام کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

مسئول ادارہ: اپنی جماعت اور دیگر مجاہدین کی صفوں میں موجود علماء کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ تمام تر توجہ مجاہدین کی اصلاح پر دیں اور انہیں اعمال کی تلقین کریں، اور وطن عزیز میں موجود وہ علماء جنہوں نے ابھی تک ہجرت نہیں کی، ان کے خدمت میں عرض ہے کہ وہ مجاہدین کی صفوف ایک بار ضرور دیکھیں، انہیں اعتراض کرنے کے بجائے مجاہدین کی اصلاح اور ان کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے،

علمائے کرام یاد رکھیں!

اگر یہ سر پھرے مجاہدین نہ ہوئے تو تمہارے مدارس اور خانقاہیں کچھ دنوں میں ہی بند کر دیئے جائیں گے اور اگر ایک بار مجاہدین کا یہ جہاد کچھ وقت کیلئے موقوف ہو گیا تو پھر آپ دوبارہ اٹھانے کیلئے بہت خون دیں گے اور بڑی ترغیبات چلائیں گے، مگر اس طرح نہیں اٹھ سکے گا جیسا کہ اب ہے، لہذا غزوۂ ہند کے ان سر بکف مجاہدین کی قدر کریں اور ان کا خوب ساتھ دیں، اپنے مدارس اور حلقہ احباب میں ان کی حمایت کریں ان کے خلاف ہونے والے پروپیگنڈوں کا سد باب کریں۔

مجلہ غزوۂ ہند: ہماری ٹیم کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

مسؤل ادارہ: آپکی ٹیم کو بتانا چاہوں گا کہ اپنے پروگراموں میں علمائے کرام کو موقع دیں کہ وہ اپنی بات عام مجاہدین اور عام مسلمانوں تک پہنچا سکیں، عوام کی اصلاح کی کوشش کریں، اپنی سیاسی صلاحیت کو مسلمانوں کی اصلاح کیلئے استعمال کریں جیسا کہ امام غزالی رحمہ اللہ سیاست کی تعریف کرتے ہیں کہ "لوگوں کی اصلاح کرنا اور انہیں سیدھا راستہ دکھانا جو دنیا و آخرت میں نجات دینے والا ہو" اور لوگوں کو غزوۂ ہند کی طرف مائل کریں تاکہ وہ وطن عزیز کو اسکا اصلی مقصد دلا سکیں، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

☆☆☆☆☆☆

اُمت اور موجودہ جہادی تحریک میں جہادی عقیدے کی حالت:

آج اگرچہ اُمت میں جذبات پائے جا رہے ہیں لیکن جہادی عقیدہ اس حال میں زندہ نہیں کہ اُمت مقابلے کیلئے کھڑی ہو جائے اس لئے علماء، مفکرین، ادباء، اسلامی تحریکات اور بالخصوص جہادی تحریک پر لازم ہے کہ امت میں جہادی عقیدہ زندہ کرے۔

☆☆☆☆☆☆

جہاد سے قبل تربیت، ایک جائز عذر؟

محترم ضرار خراسانی

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ• (البقرۃ:216)

تم پر (اللہ کے راستے میں) لڑنا فرض کیا گیا ہے، وہ تمہیں ناگوار تو ہوگا، عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے لئے مضر ہو، (اور ان باتوں کو) اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اس آیت مبارکہ میں مسلمانوں کو لڑنے کا حکم صادر کیا جارہا ہے، برسبیل تذکرہ بہت سے مسلمان اور اسلامی جماعتیں کہتی ہیں کہ اس سے قبل کہ ہم جہاد کریں، تربیت کا ہونا ضروری ہے، وہ یہ رائے ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں: تربیت جہاد کیلئے ایک شرط اول ہے، اس لئے تربیت کے بغیر آپ جہاد پر نہیں جاسکتے، بالفاظ دیگر وہ یہ کہتے ہیں کہ تربیت جہاد سے قبل فرض ہے، دوسرا یہ کہ بعض لوگ کہتے ہیں: ''ہم ابھی مکی دور میں ہیں اسلئے ابھی قتال نہیں ہونی چاہئے'' کیا یہ جواز درست ہے؟ کیا جہاد فی سبیل اللہ کو مؤخر کرنے کی کوئی دلیل ہے؟

اس سوال کو تبدیل کرکے ذرا اور آسان فہم بنادیتے ہیں، اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے دوران مشرف بہ اسلام ہوجاتا ہے تو کیا آپ اسے یہ کہیں گے کہ روزے رکھنے سے پہلے اس کی مشق (تربیت) حاصل کریں، کیا آپ اسے یہ کہیں گے کہ چونکہ ابھی ہم مکی دور میں ہیں اس لئے ابھی تمہیں روزے نہیں رکھنے، تمہارے پاس ابھی روزے رکھنے میں تقریبا پندرہ (۱۵) برس کا عرصہ ہے، کیونکہ اتنے ہی سالوں بعد روزوں کی فرضیت کا حکم آیا تھا، لہذا اس سے قبل تم رمضان میں کھا پی سکتے ہو اور روزے رکھنے کی قطعا ضرورت نہیں ہے، لیکن جب یہ پندرہ برس گذر جائیں گے تو پھر تمہاری کافی تربیت ہوچکی ہوگی کہ تم روزے رکھنے شروع کرسکو، ایسا کوئی یقینا نہیں کہتا، یہ محض ایک مذاق ہے، تو پھر جہاد فی سبیل اللہ کیلئے ہم یہ کیوں کہتے ہیں؟ جب جہاد کیلئے حکم کی صورت ویسی ہی ہے جیسی صیام کیلئے تو پھر فرق کہاں اور کیونکر ہے؟

دیکھئے!

کتب علیکم الصیام (البقرہ:183)

تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں

کتب علیکم القتال (البقرہ:216)

تم پر (اللہ کے راستے میں) لڑنا فرض کردیا گیا ہے۔

یہ دونوں آیتیں صورت البقرہ میں ہیں، روزے تم پر فرض کئے گئے ہیں اور قتال تم فرض کیا گیا ہے، تو آپ کس طرح ان دونوں کیلئے مختلف رویہ اختیار کررہے ہیں؟ درحقیقت روزے تو جہاد فی سبیل اللہ کے بعد فرض ہوئے ہیں، روزوں کا حکم نبوت کے پندرہ برس بعد آیا جبکہ جہاد کا حکم نبوت کے تیرہ برس بعد آیا ہے اس میں دو برس کا فرق کیونکر تھا؟ لہذا منطقی بات یہ ہے کہ پھر ہمیں لوگوں کو یہ کہنا چاہئے کہ روزے رکھنے سے قبل تربیت حاصل کریں، ہم لوگوں کو جہاد سے قبل تربیت تجویز کیسے کرسکتے ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہیں کیا، جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو کیا آپ ﷺ اسے کہتے کہ پہلے شیوخ سے درس حاصل کرو اور پھر تم جہاد پر جاسکتے ہو، کیا آپ ﷺ نے کبھی کہا کہ تمہیں جہاد پر جانے سے قبل عربی زبان سیکھنی پڑے گی یا سمندر پر جاکر اسلام کی تعلیم حاصل کرنا ہوگی؟

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ عمرو بن اُقیشؓ نے زمانۂ جاہلیت میں سود پر قرض دے رکھا تھا اور وہ اسے وصول کرنے سے پہلے اسلام قبول کرنے سے گریزاں تھے، وہ یومِ اُحد پر آئے اور پوچھا کہ میرے عمزاد کہاں ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: اُحد پر، انہوں نے پوچھا: فلاح کہاں ہے؟ لوگوں نے جواب دیا اُحد پر، انہوں نے پھر پوچھا فلاح کہاں ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: احد پر، پھر انہوں اپنی زرہ بکتر پہنی اور گھوڑے پر سوار ہوکر ان کی جانب روانہ ہوگئے، جب مسلمانوں نے انہیں دیکھا تو کہا: ''ہم سے دور رہو عمرو! انہوں نے کہا: میں ایمان لاچکا ہوں، وہ لڑتے رہے حتی کہ زخمی ہوگئے

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ عمرو بن اُقیشؓ نے زمانۂ جاہلیت میں سود پر قرض دے رکھا تھا اور وہ اسے وصول کرنے سے پہلے اسلام قبول کرنے سے گریزاں تھے، وہ یومِ اُحد پر آئے اور پوچھا کہ میرے عمزاد کہاں ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: اُحد پر، انہوں نے پوچھا: فلاح کہاں ہے؟ لوگوں نے جواب دیا اُحد پر، انہوں نے پھر پوچھا فلاح کہاں ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: احد پر، پھر انہوں اپنی زرہ بکتر پہنی اور گھوڑے پر سوار ہوکر ان کی جانب روانہ ہوگئے، جب مسلمانوں نے انہیں دیکھا تو کہا: ''ہم سے دور رہو عمرو! انہوں نے کہا: میں ایمان لاچکا ہوں، وہ لڑتے رہے حتی کہ زخمی ہوگئے اور زخمی حالت میں ہی اپنے خاندان والوں کے پاس پہنچادیئے گئے، سعد بن معاذؓ ان کی بہن کے پاس گئے اور ان سے کہا: اس سے پوچھو کہ یہ قوم حمیت کی خاطر یا ان کیلئے غصے کی خاطر یا اللہ کے لئے غصے کی خاطر لڑے؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول کی خاطر غصے کی وجہ سے، پھر وہ وفات پاگئے اور (روایت کے مطابق) جنت میں داخل ہوگئے، انہوں نے اللہ کی خاطر کوئی نماز تک ادا نہیں کی ہوئی تھی (سنن ابوداؤد: کتاب 14. نمبر 2531)

جب وہ مسلمان ہوئے تو کیا رسول اللہ ﷺ نے انہیں (پہلے) قرآن و حدیث پڑھنے کیلئے کہا؟ اُقیشؓ نے اللہ کی راہ میں قتال کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں کیا اور شہادت پالی، انہوں نے وہ اعلیٰ ترین مرتبہ پایا جو کوئی کوئی مسلمان پاسکتا ہے،

بقیہ: صفحہ نمبر 18

پاکستان میں بڑھتی فحاشی اور زنا کی قباحتیں!

مولانا قاسم صافی صاحب

یوں توزنا کی حرمت میں بہت ساری حکمتیں ہیں، جیسے سیلان، ایڈز، کینسر جیسے امراض کا پھیلنا، جس سے اب تک لاکھوں افراد مر بھی چکے ہیں، نسب مخلوط ہونا، انسانی نسل میں خاتمے یا کمی کا خطرہ ہونا، کیونکہ زنا میں مقصود نسل کو بڑھانا نہیں ہوتا بلکہ صرف شہوت پوری کرنی ہوتی ہے، لیکن یہ باتیں ان کیلئے بیان کرنی ہوتی ہیں جو اسلام کو نہیں مانتے اور جن کے معاشرے میں زنا کو قبیح عمل نہیں سمجھا جاتا۔

اس کے برعکس سلیم العقل مسلمانوں کے نزدیک زنا ایک قبیح عمل ہے اور وہ اسے انتہائی بری نظر سے دیکھتے ہیں، مسلم معاشرے میں ایسے شخص کو جو زنا کی وجہ سے کسی مرض میں مبتلاء ہو، حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے، بحیثیت ایک مسلمان کسی کو زنا کی حرمت کیلئے عقلی دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ جب ایک انسان اسلام کو قبول کرتا ہے اور اس کی حقانیت پر مطمئن ہوتا ہے تو اس کیلئے پھر ان حکمتوں سے آگاہ رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اسلئے کہ وہ اسلام کو قبول کرتے وقت اس بات پر متیقن ہوتے ہیں کہ اسلام حکیم ذات کی طرف سے نازل کردہ ایک سچا دین ہے اور اس میں جتنے احکامات ہیں سب انسانوں کے فائدے کیلئے ہیں، اگر کسی حکم کی حکمت معلوم ہوئی تو فبہا و گرنہ اسے مسلمان امرِ تعبدی سے تعبیر کرتے ہیں اور قبول کرتے ہیں۔

تاسف کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ پچھلی دو صدیوں سے جب کفار نے مسلمانوں کی طاقت کو جو کہ وحدت اور ایک ملت کے ذریعے تھی مختلف سرحدات میں تقسیم کیا ہے، خلافت کے نام سے مسلمانوں کی جو عزت و شوکت تھی اس کو نہ صرف نیست و نابود کیا بلکہ خلافت نام کا تصور بھی مسلمانوں کے ذہنوں سے نکال دیا، جس کے بعد گویا کہ یہ دین لاوارث ہو گیا ہے، ہر ملک میں اسلام کی اجنبیت بڑھتی گئی، کوئی اسلامی احکامات کو صحیح معنوں میں بیان کرنے والا نہیں رہا جس سے ایک مسلمان کی صحیح رہنمائی ہو سکے، جن ملاؤں میں کچھ دم تھا ان کو دشمن نے وہابی دیوبندی جیسے اختلافات میں پھنسا دیا یا پھر ان کو تختۂ دار پر لٹکا دیا گیا، اور جو زندہ ہیں ان پر دہشت گردی کا ٹھپہ لگا کر پہاڑوں میں زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا، ان سب کے ساتھ ساتھ مغرب نے مسلمانوں پر اپنی تہذیب مسلط کرنے میں بھی کوئی کوتاہی نہ کی، کالج یونیورسٹی سے لیکر انٹرنیٹ اور ٹی وی تک مغرب کے افکار و ثقافت کی عکاسی کرتے ہیں، جس کی بدولت آج مسلمانوں پر مغربی تہذیب نے اتنا اثر کیا ہے کہ وہ اسلامی احکامات کو نظر انداز کر چکے ہیں اور قسم قسم کے کبائر میں مبتلاء ہیں، جن میں سے ایک بڑا کبیرہ گناہ زنا ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کے بعد سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے، جس کے ذریعے قومیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں، جس کے ذریعے مسلمانوں کی غیرت و عزت کا جنازہ نکالا جا رہا ہے، حضرت امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے علم میں قتل کے بعد زنا سے بڑی چیز کوئی نہیں ہے، اس لئے اب تک جتنی قومیں تباہ ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں، ان کی تباہی کے اسباب میں سے ایک سبب زنا بھی ہے کہ جس قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے ان پر اللہ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں:

جب لوگ زنا کو حلال کر لیں، شراب پینے لگیں اور گانے بجانے کا مشغلہ اپنا لیں تو اللہ کی غیرت جوش میں آجاتی ہے اور زمین کو حکم ہوتا ہے کہ وہ زلزلہ برپا کر دے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے تو اللہ اس کی تباہی کا حکم دیتا ہے۔

زنا ایسا قبیح عمل ہے کہ اس کے کرنے والا اخروی عذاب کے مستحق ہونے کے ساتھ دنیوی فقر و غربت کا شکار بھی ہو جاتا ہے، عام معاشرے میں اس فعلِ بد کی وجہ سے زناکار کی عزت جاتی رہتی ہے، اللہ اس کے چہرے کو بے نور فرما دیتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم زنا سے بچتے رہو، کیونکہ اس میں چار خصلتیں ہیں۔

① اس سے چہرے کی رونق چلی جاتی ہے۔

② رزق منقطع ہو جاتا ہے۔

③ رحمان ناراض ہوتا ہے۔

④ اور جہنم میں خلود ہوتا ہے۔(یعنی بہت دیر تک رہنا)(المعجم الاوسط، مجمع الزوائد ج6)

زناکار آدمی سے بدبو جائیگی:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں سویا ہوا تھا میرے پاس(خواب میں) دو شخص آئے ان دونوں نے مجھے میری بغلوں سے پکڑ کر اٹھایا اور مجھے ایک سخت چڑھائی والے پہاڑ پر لے گئے، اور مجھ سے کہا اس پر چڑھیے میں نے کہا میں اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا، انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے لئے چڑھنا آسان کر دیں گے، پھر میں چڑھا حتیٰ کہ میں اس پہاڑ کے وسط میں پہنچ گیا، اچانک میں نے بہت زور کی آوازیں سنیں، میں نے پوچھا یہ کیسی آوازیں ہیں، انہوں نے کہا یہ دوزخ کے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں ہیں(الی قولہ) ہم چلتے رہے حتی کہ وہاں ایسے لوگ تھے جن کے بدن بہت پھولے ہوئے تھے اور ان سے سخت بدبو آرہی تھی گویا کہ وہ پاخانے کی بدبو تھی میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ زنا

کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں۔(صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

اور یہ سب باتیں تجربے سے بھی ثابت ہو چکی ہیں کہ زناکار آدمی مفلس، بے نور، بے عزت اور اس دنیا میں بھی بدبودار ہوتا ہے اور زنا تو کیا کسی بھی برے کام پر اصرار کرنے والے کو اللہ تعالی رسوا کر دیتا ہے۔

جس طرح ایک انسان کوئی نیک کام کرتا ہے اس کے اثرات اس کے چہرے پر دکھائی دیتے ہیں، مسلمانوں میں اس کی عزت بڑھتی جاتی ہے، اگرچہ وہ کسی کو بھی اپنے عمل کے بارے میں آگاہی نہ دے، اسی طرح ایک انسان جہاں بھی اور جتنا بھی چھپ کر ایک برے کام کو انجام دیتا ہے اور اس پر اصرار کرتا ہے، آپ دیکھیں کہ کچھ ہی دن بعد اس کے چہرے پر اس کے اثرات نمودار ہوتے ہیں، پھر آہستہ آہستہ جب وہ شخص اس کام کو نہیں چھوڑتا تو اللہ ایک دن اس کو ضرور رسوا کر دیتا ہے، کوئی بھی انسان اللہ کی نافرمانی کر کے یہ نہ سمجھے کہ کسی کو پتہ نہیں چلے گا، کیونکہ آپ جہاں بھی جائیں اور ایک کام کو لوگوں سے پوشیدگی میں انجام دیں، لیکن اس ذات سے آپ کبھی بھی مخفی نہیں ہو سکتے جس نے آپ کو پیدا کیا ہے، وہ ہر حال میں اور ہر جگہ آپ کو دیکھتا ہے، بے شک اللہ رحیم وغفور ذات ہونے کے ساتھ ساتھ صبور بھی ہے، وہ انسان کے معاصی پر بہت صبر بھی کرتا ہے لیکن ایک انسان جب گناہ پر اصرار کرتا ہے تو اللہ اس کو رسوا کر دیتا ہے، چنانچہ امام حافظ ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر میں

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ•

ترجمہ: جب تم (بنی اسرائیل) نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا، پھر اس میں اختلاف کرنے لگے اور تمہاری پوشیدگی کو اللہ تعالی ظاہر کرنے والا تھا۔

مسیب بن رافع کی ایک روایت نقل کی ہے کہ اگر کسی شخص نے سات گھروں کے اندر کوئی نیک کام کیا تو اللہ اس کو ظاہر فرمادیگا اور جس شخص نے سات گھروں کے اندر ایک برا کام کیا تو اس کو اللہ ظاہر فرمادیگا اور اس کی دلیل اللہ کی کتاب میں یہ ہے (واللہ مخرج ما کنتم تکتمون) زنا فی نفسہ ایک قبیح عمل ہے، انسان کی فطرت ایسی ہے کہ اس کو یہ کام برا لگتا ہے، کسی کو بھی گوارہ نہیں کہ اس کی ماں بہن سے کوئی بدفعلی کرے، اس لئے کہ جو شخص جس سے بدفعلی کرتا ہے اس کے بھی باپ بھائی اور رشتہ دار ہوتے ہیں، وہ بھی اسی طرح اپنی عزت لٹوانا پسند نہیں کرتے، کوئی بھی انسان مرد ہو یا عورت آسمان سے اتر کر نہیں آتا بلکہ اس سے پہلے اس کی ایک فیملی ہوتی ہے، اس کے ماں، باپ، بہن، بھائی ہوتے ہیں، انسان تو کیا جانوروں میں بھی زنا ایک برا عمل تصور کیا جاتا ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں عمرو بن میمون الاودی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے دور جاہلیت میں ایک بندر کو ایک بندریا سے زنا کرتے ہوئے دیکھا، تو سب بندر اس بندریا کے خلاف اکٹھے ہوئے اور اسے رجم کر دیا حتی کہ وہ بندریا مر گئی، تو معلوم ہوا کہ جو لوگ زنا کرتے ہیں یا اسے عام کرنے کی کوشش کرتے ہیں گویا کہ وہ جانوروں سے بھی نیچے گر گئے ہیں۔

چند احادیث جن میں زنا کی قباحت اور فساد کا ذکر ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اہل ذمہ پر ظلم کیا جائے تو دشمنوں کی حکومت ہو جائے گی اور جب کثرت کے ساتھ زنا کیا جائے گا تو لوگ بہ کثرت قید ہوں گے اور جب قوم لوط کا عمل بہ کثرت کیا جائے گا تو اللہ مخلوق کے اوپر سے اپنا ہاتھ اٹھائے گا، پھر یہ پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوتے ہیں۔(المعجم الکبیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اہل ذمہ پر ظلم کیا جائے تو دشمنوں کی حکومت ہو جائے گی اور جب کثرت کے ساتھ زنا کیا جائے گا تو لوگ بہ کثرت قید ہوں گے اور جب قوم لوط کا عمل بہ کثرت کیا جائے گا تو اللہ مخلوق کے اوپر سے اپنا ہاتھ اٹھائے گا، پھر یہ پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوتے ہیں۔(المعجم الکبیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قوم میں زنا عام ہوا یہاں تک کہ وہ اعلانیہ طور پر فحش کام کرنے لگے ہوں تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں اور درد پھیل جائیں گے جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں پھیلے تھے۔(سنن ابن ماجہ)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدھی رات کو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر ایک منادی نداء کرتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا ہو تو اس کی دعا قبول کی جائے، کوئی سائل ہو تو اس کو عطا کیا جائے، کوئی مصیبت زدہ ہو تو اس کی مصیبت دور کر دی جائے، پس ہر دعا کرنے والے مسلمان کی دعا قبول کرلی جائے گی سوا اس عورت کے جو پیسے لے کر زنا کرتی ہے اور سوا اس شخص جو ظالمانہ ٹیکس لیتا ہے۔(مسند احمد ج4، المعجم الاوسط)

حضرت بریدہؓ نے فرمایا: سات آسمان اور سات زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کے فروج کی بدبو سے اہل دوزخ کو بھی ایذاء ہوگی۔(مسند البزار، الترغیب والترہیب، مجمع الزوائد ج6)

حضرت نافعؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: متکبر مسکین، بوڑھا زانی اور اپنے عمل سے اللہ پر احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(الترغیب والترہیب)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تم اللہ کو شریک بناؤ حالانکہ اس نے تم کو پیدا کیا ہے، اس نے پوچھا پھر کون سا ہے؟ فرمایا کہ جب تم کھانے کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل کر دو، اس نے پوچھا پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو، پھر اللہ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی:

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہ کسی ایسے شخص کو قتل کرتے ہیں جس کے قتل کو اللہ نے حرام کر دیا ہو اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے گا اس کو عذاب کا سامنا ہو گا۔

(الفرقان:68)

☆☆☆☆☆☆

بقیہ: جہاد سے قبل تربیت ایک جائز عذر؟

پھر ایک یہودی سے بڑھ کر کس کو تربیت کی ضرورت ہو گی؟ لوگ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان کو جہاد سے قبل بہت سی تربیت درکار ہوتی ہے، پھر ایک یہودی کی تو اس بھی زیادہ تربیت درکار ہوتی ہو گی، مخریق غزوۂ اُحد میں اسلام لائے اور شہید ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ یہودیوں میں سے بہترین تھے ،وہ کیوں بھلا؟ کیوں کہ وہ میدان جنگ میں لڑے اور شہید ہو گئے۔

میرا مطلب ان باتوں سے تربیت کی اہمیت کو کم کرنا ہرگز نہیں ہے، لیکن جب ہم اسے جہاد کیلئے ایک انتہائی سخت شرط بنا دیتے ہیں تو یہ جہاد کی راہ میں رکاوٹ سی بن جاتی ہے، تو پھر کیا وجہ ہے کہ بہت سے مسلمان جہاد سے قبل تربیت کو اتنا لازمی قرار دیتے ہیں کہ گویا وہ جہاد کرنا ہی نہیں چاہتے، اس کی وجہ اللہ تعالی نے خود بیان فرمائی ہے: مسلمانو! تم پر (اللہ کے رستے میں) لڑنا فرض کر دیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہو گا، وجہ یہی ہے کہ اسے ناگوار محسوس کرتے ہیں اور اس سے جان چھڑانے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں، لہذا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں تربیت لازما کرنی ہے ورنہ دشمن تو بہت طاقتور ہے، یہ ناگواری ہماری انسانی تشکیل کا حصہ ہے، یہ ہماری فطرت ہے اور اللہ نے بھی یہ بتا دیا، جنگ ایک ایسی حقیقت ہے جسے لوگوں کی اکثریت ناپسند کرتی ہے۔

جمہوریت ایک طرز حکومت ہے کہ جس میں

بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام؟

چہرہ روشن، اندرون چنگیز سے تاریک تر

علماء حق کی پہچان!

امام غزالی نے احیاء علوم الدین میں "علمائے آخرت" کے عنوان کے ذیل میں درج ذیل پہچان بتائی ہے :

① وہ اپنے علم سے دنیا نہ کماتے ہوں، کیوں کہ علم کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ دنیا کی فنائیت و حقارت کا احساس ہو، اور آخرت کی عظمت اور اس کا استحضار ہو۔

② ان کے قول و عمل میں تعارض و ٹکراؤ نہ ہو، ایسا نہ ہو کہ دوسروں کو نیکی کا حکم دیں اور خود ہی اس پر عمل نہ کریں، ارشادِ باری ہے:

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَٰبَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ° (البقرۃ: ۴۴)

یہ کیا غضب ہے کہ اوروں کو تو نیک کاموں کا حکم کرتے ہو اور خود اپنی ہی خبر نہیں لیتے، حالانکہ تم کتاب کی تلاوت بھی کرتے ہو، کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

حضرت سفیان ثوریؒ کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ سے پوچھا کہ "مَنْ هُمْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ؟" اہل علم اور علمائے حق کون ہیں؟ تو فرمایا: " اَلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ" جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں، (یعنی جن کے قول و عمل میں تعارض نہ ہو) پھر سوال فرمایا کہ "فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ؟" علماء کے دلوں سے علم کو کونسی چیز نکال دیتی ہے؟ "قَالَ: الطَّمَعُ" (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ: ۳۷) فرمایا: دنیا کا لالچ علم کو دلوں سے نکال دیتا ہے۔

③ ایسے علوم و امور میں اخلاص کے ساتھ مشغول ہوں جو آخرت میں کارآمد اور نفع بخش ہوں، اور ایسے علوم و امور سے اجتناب و احتراز کریں جو آخرت کے اعتبار سے نفع بخش نہ ہوں، بلکہ نقصان دہ ہوں۔

④ کھانے، پینے اور لباس کی نزاکتوں اور عمدگیوں کی طرف متوجہ نہ ہوں، بلکہ ان چیزوں میں میانہ روی اختیار کریں، اور بزرگوں کے سادہ طرزِ عمل کو اختیار کریں۔

⑤ امراء و حکام سے حتی الامکان دور رہتے ہوں، اگر ان کے ساتھ کسی صحیح غرض سے تعلق ہو تو تملق نہ ہو، ان کی چاپلوسی ہرگز نہ کریں، ورنہ فتنہ میں مبتلا ہونے کا شدید اندیشہ ہے۔

⑥ اصلاحِ قلب اور اصلاحِ باطن کی بہت فکر اور اہتمام کریں، اس کے بغیر نہ علم میں بصیرت پیدا ہو سکتی ہے نہ برکت۔

⑦ خرافات، رسومات، بدعات اور معاصی سے بہت ہی زیادہ احتیاط اور اہتمام سے بچتے رہیں، اور اگر کبھی بشریت کے تقاضے سے کوئی غلطی بھی ہو جائے تو فوراً توبہ کی طرف متوجہ ہوں، اور ظاہر بات ہے کہ مذکورہ تمام اوصاف و علامات خوفِ الٰہی کے بغیر مشکل ہیں، اس لیے قرآنِ کریم نے علمائے حق کا وہ بنیادی وصف بیان فرمایا جو دیگر اوصاف و علامات کو شامل ہے۔

(احیاء علوم الدین۔ کتاب العلم)

مجلہ غزوہ ہند

طلبۂ کرام جہاد میں اپنا کردار ادا کریں!

مولوی عزام صافی صاحب

الحمدللہ وکفیٰ والصلوۃ والسلام علی رسولہ المصطفیٰ

امابعد!

جس طرح آج کل مغربی تعلیمی اداروں میں مغربی فکر کی تعلیم دی جارہی ہے اور متاسفانہ اہل مغرب اس مذموم کوشش میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوگئے ہیں کہ بعض لوگ شکل وصورت سے تو مسلمان لگ رہے ہیں لیکن سارا دن وہی بکواسات دہراتے رہتے ہیں جو اہل مغرب کے مقذور اذہان میں موجود ہیں، جیسا کہ اہلِ مغرب اسلام کے بعض احکامات (جیسے رجم وپردہ) کے خلاف غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں بد قسمتی سے یہی کام آج کل مغربی تعلیمی اداروں میں پلے ہوئے ان چہروں سے بھی لیا جاتا ہے جو ظاہراً تو مسلمان ہیں اور باطن اللہ ہی جانے۔

اس کے برعکس اسلامی مدارس کے طلباء کرام ہیں جن کے بارے میں ارشاد ہے: **من خرج في طلب العلم فهو في سبيل الله** (جو شخص علم کے طلب کے لئے نکلا تو وہ اللہ کی راہ میں ہے) اور دوسرے ارشاد مبارک کا مفہوم ہے کہ طالب علم جب گھر سے درسگاہ کی طرف روانہ ہوتا ہے تو فرشتے اسکے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں، طلبۂ دین کے فضائل کا بیان ایک الگ موضوع ہے جسکا یہاں بیان کرنا اپنے بیان کو خارجی طوالت دینے کے مترادف ہے۔

حقیقی طلبۂ دین دوسرے طلبہ سے اس بات میں امتیاز رکھتے ہیں کہ وہ ہر وقت دینِ اسلام کی سربلندی کیلئے کوشاں رہتے ہیں، چاہے وہ قلم کے ذریعے ہو یا بندوق کے ذریعے، دین کے ہر ایک فرض کو اپنے اوقات میں بجالاتے ہیں، جب بھی قربانی کی ضرورت پڑے تو دریغ نہیں کرتے، آپ اصحابِ صفہ کو لیجئے وہ طلبۂ کرام ہی تو تھے جو علم کے حصول کے ساتھ ساتھ جہاد کو بھی جاری رکھ کر سرایا میں شامل ہوا کرتے تھے جن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشت نمونۂ خروار ہیں کہ وہ کتنے محنتی طالب علم اور کتنے بڑے مجاہد تھے جو بعد میں بحرین کے گورنر بھی بنے، الغرض جہاں بھی اسلامی تحریکیں چلی ہیں ان میں طلباء کا کافی کردار رہا ہے اور ان اسلامی تحریکوں میں وہ ستون کی حیثیت سے کردار ادا کرتے رہے ہیں۔

دنیا میں جب بھی جہادی تحریکیں چلی ہیں تو طلبہ ہی ایک ایسا طبقہ ہیں جو اس میں جہاد سے پیچھے نہیں ہٹے، جہاد بالسیف ہو، بالقلم ہو یا باللسان انہوں نے خاصا حصہ لیا ہے اور مثبت نتائج میں نمایاں رہے ہیں، وطن عزیز پاکستان میں بھی جب بھی نفاذ شریعت کیلئے آوازیں اٹھائی گئی ہیں تو طلبۂ کرام اس تحریک کا حصہ بنے، کوئی فراغت کے بعد طالبانی علاقوں میں آپہنچا تو کوئی جذبات پر قابو نہ پاتے ہوئے اسباق کی تکمیل سے پہلے جہادی صفوف میں شامل ہوا، کسی نے لال مسجد میں دشمن کے فاسفورس بموں کا سامنا کیا تو کوئی باجوڑ میں دشمن کی آنکھ کا تنکہ تھا جو اندھی بمباریوں کا نشانہ بنتا رہا، یعنی مدارس کے طلبۂ کرام جہادی تحریکوں کیلئے ایک سرمایہ اور الگ سی فوج کی حیثیت رکھتی ہے، لیکن بدقسمتی سے آج وطنِ عزیز میں ہمارے طلبۂ کرام پر ایسے لوگ حکمران بنے بیٹھے ہیں جو دیگر فسادات کے ساتھ ساتھ ایک مذموم کوشش یہ بھی کررہے ہیں کہ مدارس کے طلباء کو محدود کیا جائے، ان سے ان کا حق چھین رہے ہیں، کہا جاتا ہے کہ جی آپ صرف قلم ہی ہاتھ میں لیں اس کے علاوہ آپ کو کوئی حق نہیں، بس آپ پرامن رہئے، لیکن ان کے نام نہاد تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے سٹوڈنٹس جدید قسم کے اسلحے بھی بنالیں تو "کوئی گل نئیں" ان کو پرامن رہنے کی ضرورت نہیں۔

اس کے علاوہ بذریعہ میڈیا اس بات کی کوشش کی جارہی ہے کہ دینی مدارس کے طلباء کی خوب تذلیل کی جائے اور ان کو دہشتگرد کے نام سے پکارا جائے اور ہمارے بعض سادہ لوح بھائی اس پروپیگنڈے کا شکار بھی ہوچکے ہیں جیسا کہ خیبر پختونخوا کے مشہور عالم مولانا بجلی گھر رحمہ اللہ ایک شخص کے منہ پر لعنت اس لئے بھیجتا ہے کہ اس نے اسکول کے طالب کیلئے تو سٹوڈنٹ کا لفظ استعمال کیا جبکہ مدرسے کی طالب علم کیلئے عزت کے نام کے بجائے ایک حقیر لفظ استعمال کیا، تو جناب یہ اسی میڈیا کا ثمرہ ہے جو دشمن دین سیکھنے والوں کے خلاف استعمال کروا رہا ہے، اسی طرح کسی فوجی چیک پوسٹ پر طالب علم کو خاص طور پر تنگ کیا جاتا ہے جبکہ ان کا کوئی بھی شرپسند بآسانی وہاں سے گزر جاتا ہے۔

بذریعہ میڈیا اس بات کی کوشش کی جارہی ہے کہ دینی مدارس کے طلباء کی خوب تذلیل کی جائے اور ان کو دہشتگرد کے نام سے پکارا جائے اور ہمارے بعض سادہ لوح بھائی اس پروپیگنڈے کا شکار بھی ہوچکے ہیں جیسا کہ خیبر پختونخوا کے مشہور عالم مولانا بجلی گھر رحمہ اللہ ایک شخص کے منہ پر لعنت اس لئے بھیجتا ہے کہ اس نے اسکول کے طالب کیلئے تو سٹوڈنٹ کا لفظ استعمال کیا جبکہ مدرسے کی طالب علم کیلئے عزت کے نام کے بجائے ایک حقیر لفظ استعمال کیا، تو جناب یہ اسی میڈیا کا ثمرہ ہے۔

یاد رکھیے!

ہم عصری تعلیم کے دشمن قطعاً نہیں، کیونکہ ہمارے اسلاف دینی اور عصری تعلیم ایک ساتھ ہی دیا کرتے تھے کیونکہ اس وقت دونوں تعلیموں میں نظریہ اسلامی ہی ہوا کرتا تھا اور یہ کہ ہم صرف بندوق نہیں چاہتے اور صرف قلم کے بھی خواہاں نہیں بلکہ دونوں کے قائل ہیں کیونکہ قرآن مجید میں اگر "ن والقلم ومایسطرون" ہے تو "خذوحذرکم" بھی ہے۔

بقیہ: صفحہ نمبر 21

پاکستان، علماء کا قبرستان!

مولانا خالد قریشی حفظہ اللہ

ایک وقت تھا جب "المؤمن غر کریم" کے مصداق سادہ مزاج علمائے کرام پاکستان کو وجود دینے کیلئے جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے تھے، وہ کسی بھی صورت میں پاکستان کو وجود دینے کیلئے بیتاب تھے،

موت، قید و بند، مار پیٹ، مصائب و مشکلات، سب کا سامنا کرنے کو تیار تھے غرض انہیں ایک ایسا گھر چاہئے تھا جس میں اسلامی قانون ہو اور وہاں اسلام کا بول بالا ہو، مسلمان آرام کی زندگی جی سکیں اور علماء کو وہاں حق گوئی کا موقع ملے، خواتین بھی باعزت رہیں گی اور مرد بھی پر وقار، اسلامی تعلیمات ہوں گی اور اقلیتوں کے ساتھ اسلامی قانون کے تحت برتاؤ ہوگا، لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ ہمارے خون سے مستقبل قریب میں کوٹھے بنیں گے اور وہاں مُجرے اور دوسری خرافات ہوں گی، انہیں کیا معلوم تھا کہ وہاں حق گوئی تو کیا حق سننا بھی جرم ہوگا، وہاں خواتین تو کیا کمسن بچیوں کا تحفظ بھی ناممکن ہوگا، وہاں وہ سب کچھ ہوگا جس کی وجہ سے ہم نے قربانیاں دی ہیں۔

جی ہاں! یہ سب کچھ ہوتا ہے پاکستان میں، یہاں ظلم و بربریت کے ایسے پہاڑ گرائے گئے کہ چنگیز خان نے سوچا بھی نہ ہوگا، یہاں اسلام کی ایسی بے حرمتیاں ہوئیں کہ بھارت بھی رو پڑے، یہاں لال مسجد کا وہ حشر کیا گیا کہ بابری مسجد نے شکر ادا کیا، یہاں جیلوں میں وطن کے سجیلے جوانوں سے ایسا برتاؤ ہوا کہ کلبھوشن یادو ہنس پڑا، یہاں قاتلوں کیساتھ مقتولوں سا سلوک ہوا، یہاں مقتولوں کیساتھ قاتلوں سا سلوک ہوا، یہاں مظلوم کے پاس رونے کیلئے آنسو نہ رہے، یہاں ظالم ایسا خوش رہا کہ مظلوم کے دل میں دراڑیں پیدا ہوگئیں، یہاں مخصوص قومیں ایسی محروم ہوئیں کہ خود کی کمائی کیلئے بھیک مانگی، الغرض یہاں اسلام نہیں اسلام آباد کو آباد رکھا گیا۔

جی ہاں! یہ سب کچھ ہوتا ہے پاکستان میں، یہاں ظلم و بربریت کے ایسے پہاڑ گرائے گئے کہ چنگیز خان نے سوچا بھی نہ ہوگا، یہاں اسلام کی ایسی بے حرمتیاں ہوئیں کہ بھارت بھی رو پڑے، یہاں لال مسجد کا وہ حشر کیا گیا کہ بابری مسجد نے شکر ادا کیا، یہاں جیلوں میں وطن کے سجیلے جوانوں سے ایسا برتاؤ ہوا کہ کلبھوشن یادو ہنس پڑا، یہاں قاتلوں کیساتھ مقتولوں سا سلوک ہوا، یہاں مقتولوں کیساتھ قاتلوں سا سلوک ہوا، یہاں مظلوم کے پاس رونے کیلئے آنسو نہ رہے، یہاں ظالم ایسا خوش رہا کہ مظلوم کے دل میں دراڑیں پیدا ہوگئیں، یہاں مخصوص قومیں ایسی محروم ہوئیں کہ خود کی کمائی کیلئے بھیک مانگی، الغرض یہاں اسلام نہیں اسلام آباد کو آباد رکھا گیا۔

وہ علماء جنہوں نے اس ملک کیلئے قربانیاں دیں اور دعوتیں چلائیں وہ چھریوں سے نواز دیئے گئے، مسجد میں پناہ لیے بزرگان دین پر ہیلی کاپٹر کی ایسی شیلنگز کی گئیں گویا بھارت نے حملہ کر دیا ہو، وھیل چیئر میں بیٹھے معذور عالم کو بھی تحفے میں پستول کی گولیاں ملیں، قرآن مجید کے مدرسین علماء کو سڑکوں پر گھسٹ کر ماں بہن کی گالیاں سننے کو ملیں، بخاری کتاب الجہاد پڑھانے والے علماء کو بھی شہادت کی آرزو پورا کروانے میں انکی پوری مدد کی گئی، کفری قوانین کی مخالفت کرتے سفید ریش علماء کو، جن سے اللہ بھی حیا کرے موت دیتے کسی نے حیاء نہ کی، وطن عزیز میں تو حق گو علماء کو جب پیاس لگی اور پانی مانگا تو جواب میں طعنہ ملا، بہر کیف! کہیں بھی، کسی بھی وقت، کسی بھی صورت، کسی بھی عالم کو کسی نا کسی حق گوئی پر نشانہ بنایا گیا، ہم انکے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ اول تو کرتے بھی نہیں اور اگر کرنا بھی چاہیں تو قاتل سے قاتل کی گرفتاری بھلا کیسے عمل میں آسکتی ہے؟

جب سے پاکستان بننے کی چہ مہ گوئیاں شروع ہوئی ہیں تب سے علماء کو بدنام کرنے اور بے جا استعمال کرنے کیساتھ ساتھ ان سے کام لیکر کسی مناسب موقع پر انہیں قتل کرنے کا رواج شروع ہوا ہے، مسلمانان پاکستان کو دھوکہ دینے والے محمد علی جناح کا جنازہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ سے پڑھوانا بھی اسی باب کی ایک کڑی ہے، پاکستان میں فوج اور حکمرانوں کی جانب سے علماء کو جتنی نیچ نظروں سے دیکھا جاتا ہے وہ ہمارے پڑوس کے ان ممالک میں بھی نہیں ہوتا جنہیں ہم یا تو ہندو کے نام سے جانتے ہیں اور یا پھر انکی سادگی کا مذاق اڑاتے ہیں، یہ سب ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت ہو رہا ہے کہ جہاں بھی کوئی عالم پاکستان کا ہمدرد ہے اور پاکستان میں لا الہ الا اللہ کا نفاذ چاہتا ہے جو اسکا مقصدِ حصول ہے، تو اسے کہیں نہ کہیں خون میں نہلا دیا جاتا ہے، اور قتل سے بڑھ کر بات یہ ہے کہ انکے قاتلین کا کوئی سراغ نہیں ملتا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بقول حکمران ہی ہوتے ہیں، اس سے بڑھ کر تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ جنابِ والا! آپکو لاہور میں استشہادی مجاہد کا سہولت کار تو ملتا ہے اور پھر وہ اپنے انجام تک بھی پہنچایا جاتا ہے لیکن دن دہاڑے علمائے کرام کا اب تک ایک قاتل بھی آپکو نہیں ملا اور اگر ملا بھی تو انہیں سزا کون دلوا سکتا ہے۔

میری عمر اور مطالعہ چونکہ کم ہیں اسلئے مجھے چند ہی علمائے کرام کے نام یاد ہیں جنہیں حق کے پاداش میں افواج پاکستان کی گولیاں کھانی پڑیں، ان میں مفتی نظام الدین شامزئی، شیخ نصیب خان، مولانا سلطان غنی عارف، علامہ علی شیر حیدری، شیخ ولی اللہ کابلگرامی، مولانا سعید احمد اخوند، حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری، مفتی عبد المجید دین

پوری، مفتی صالح محمد کاروڑی، مولانا سعید الرحمٰن، مولانا ارشاد اللہ عباسی، مولانا سعید مردانوی، مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار، مولانا مفتی عبدالسمیع، جامعہ دارالخیر کے مولانا عثمان خان یار، مولانا اسلم شیخوپوری، مولانا قاری حقنواز، مولانا اسماعیل درویش رحمھم اللہ کے نام شامل ہیں، اسکے علاوہ کراچی میں متعدد بار دارالعلوم کراچی، جامعہ احسن العلوم اور جامعہ فاروقیہ کے طلبۂ کرام کو شہید کیا گیا جو صراحۃ اسلام سے نفرت کی کارستانی ہے، صرف یہی نہیں بلکہ اگر آئی ایس آئی کی جیلیں دیکھی جائیں تو مجاہدین کے علاوہ ہر پانچ قیدیوں میں ایک
عالم شامل ہوگا جس کا گناہ قرآن مجید کا کما حقہ درس دینا اور کلمۂ طیبہ کا پرچار کرنا ہوگا، جسکی زندہ
مثال مفتی مجتبیٰ عامر صاحب ہیں جنہیں تقریبا دو سال پہلے گرفتار کیا گیا ہے۔

حال ہی میں اسّی سال سے زائد عرصہ پاکستان میں زندہ رہنے والے ایک مدرس، سیاسی اور جہادی شخصیت کے حامل مولانا سمیع الحق نامی عالم کو انکے گھر میں چھریوں کے وار سے قتل کیا گیا، جس کی تفتیش میں نہ تو کسی کے فنگر پرنٹس دیکھے گئے اور نہ ہی سی سی ٹی وی کیمروں کا رزلٹ سامنے آیا، بہر حال یہ ایک الگ موضوع ہے کہ اس کا قاتل کون ہے اور اسی مجلے میں اس پر تبصرہ موجود ہے، میں یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسے تب قتل نہیں کیا جاتا جب وہ سیاسی سرگرمیوں میں محو تھے، جب وہ دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ تھے تب بھی وہ محفوظ رہے، وہ بطور ایک متہم بھی محفوظ رہے، وہ بطور ایک سیاسی لیڈر بھی محفوظ رہے، اگر وہ خون میں نہلائے گئے تو کب؟ تب جب وہ اسلام کیلئے بولنے والے حق گو عالم ثابت ہوئے، جب وہ ظالم و جابر فوج کیخلاف بول پڑے، جب وہ ملک پر مسلط غیر منصف عدالتو کیخلاف بول پڑے، جب وہ سچ اگلنے لگے، جی ہاں! جب تک ایک عالم سچ کو گلے سے اوپر نہ آنے دیں تب تک پاکستان انکا سب سے محفوظ ٹھکانہ ہے اور جیسے ہی سچ آپکے گلے سے اوپر آئیگا تو آپ کے لیے پاکستانی فوج، آئی ایس آئی، پولیس اور دیگر سیکیورٹی اداروں سے کوئی برا نہ ہوگا۔

محترم علمائے کرام!

اگر آپ مصالح سے ہٹ کر پاکستان کے ان حالات کا جائزہ لیں تو آپکو معلوم ہوجائیگا کہ پاکستان علمائے حق کیلئے صرف اور صرف ایک قبرستان ہے، آپ نعرہ لگائیں گے، آپ احتجاج کریں گے، آپ دھرنا دیں گے، آپ کوئی اور جمہوری حق استعمال کریں گے، اس سے اگر کچھ ہوتا تو اب تک میں نے جن علمائے کرام کا تذکرہ کیا، انکے قاتل گرفتار ہوچکے ہوتے، آپ جس پارٹی سے بھی تعلق رکھتے ہو آپ کے عالم قتل ہوئے ہیں، اور وہی عالم جو یا خالص حق پرست ہیں اور یا دوسروں کہ بہ نسبت حق پرست ہیں، لہذا آپ ہوش کے ناخن لیں، بے جا مصلحتوں سے مسلم امت کے جذبات کو مجروح نہ کریں، شہداء کے خون سے غداری نہ کریں اور جمہوری حق کے بجائے شرعی حق کا استعمال کرکے ان ظالموں سے اپنے شہداء کا انتقام لیں، اس بارے ہم آپکی ہر قسم معاونت کرسکتے ہیں، ان شاءاللہ۔

اللہ تعالی علمائے حق کی حفاظت فرمائے، اللہ شہدائے اسلام کی شہادتوں کو قبول اور ہمیں انکا انتقام لینے کی توفیق عطاء فرمائے، آمین۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ: طلبہ کرام جہاد میں اپنا کردار ادا کریں

اور یہ پروپیگنڈہ بھی مجاہدین کے خلاف کیا جاتاہے کہ یہ تعلیم کے دشمن ہیں تو نہیں جناب! ہرگز نہیں ہم تو دین کے تمام احکامات کو بجالانے کے خواہاں ہیں کیونکہ قرآن مجید میں اگر "قل هل يستوى الذين لايعلمون والذين لايعلمون" آیاہے تو "وقاتلوا هم حتى لاتكون فتنة" کے الفاظ بھی موجود ہیں۔

میرے عزیز طلباء کرام بھائیو!

یہ سفاک فوج اور جمہوری حکومتیں دینِ اسلام کے ایک ایک حکم پر پابندیاں لگارہے ہیں، آج اگر اسلام کے ایک عظیم فرض حکم (جہاد) کے خلاف آپ کو کہا جارہاہے کہ آپ بندوق کو چھوڑ کر ہاتھ میں قلم لیجئے تو یاد رکھنا اس سفاک فوج کی اسلام دشمنی اتنی بڑھ چکی ہے کہ وہ آپ کے ہاتھ میں قلم دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی جیسا کہ گزشتہ دورِ حکومت (جس کی نگرانی یہی فوج کر رہی تھی) میں مدارس کو جہالت کی فیکٹریاں جیسے القابات دیئے گئے اور آج بھی مدارس کے نصاب کی تبدیلی کی مذموم کوششیں کی جارہی ہے بقول ہمارے استاذِ محترم کہ جس شخص کو "ایساغوجی (یعنی ہماری ایک کتاب کے نام)" کا معنی نہ آتا ہو تو وہ ہمارے نصاب میں کیا تبدیلی لائے گا؟

اس غلام فوج کو یہ گوارہ نہیں کہ آپ قلم لیکر اسلام کے دفاع کیلئے کچھ لکھیں کیونکہ انہیں آپ کے گزشتہ ادوار سے یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ انہی طلبۂ کرام نے ہمارے اس کالے قانون کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے، بندوق کی بات تو چلو گزر گئ (نعوذ باللہ) مگر جب تک آپ قال اللہ و قال اللہ الرسول کا ورد کرتے رہیں گے تب تک وہ قسم قسم کے بہانے بناکر آپ پر پابندیاں لگاتے رہیں گے، اب وہ آپ کو مزید مسدود کرنا چاہتے ہیں لیکن اب بھی میرے اور آپ کے پاس ایک سنہرا موقع ہے کہ آج ہی سے جہادی صفوف کا رخ کریں۔

کیونکہ آج میں اور آپ اللہ کی مدد سے بہت کچھ کرسکتے ہیں لیکن کرتے نہیں قبل ازیں کہ ہم کچھ نہ کرپائیں جا ہم کچھ کرنا چاہیں، لیکن نہ کرسکیں لہذا اب ہی اٹھنے کا وقت ہے، کیونکہ جہادی تنظیمیں قائم اور منظم ہیں، جید جید علماء کرام کی نگرانی میں آگے بڑھ رہی ہیں اور امراء کرام تو ایسے کہ حربی، سیاسی اور اقتصادی امور سمیت تمام شعبوں پر اللہ کی خصوصی مدد کے ساتھ نظر رکھے ہوئے ہیں۔

تو اس موقع سے اگر ہم نے فائدہ نہ اٹھایا یہ ایک عظیم نعمت کی ناشکری ہوگی۔

وماعلینا الا البلاغ

میرے والد سلاخوں کے پیچھے!

ابن الاسیر رشید احمد

تمام عالم کے بچوں کی طرح میں بھی اپنے باباجان کو جان سے پیارا تھا، میرا دنیا میں آنا میرے باباجان کو یہ یقین دلا رہا تھا کہ اب وہ اکیلا نہیں ہے، میرے بڑے ہونے اور حافظ قرآن، عالم دین، اور ایک مطیع اور ذمہ دار مجاہد ہونے کا ارمان دل میں رکھے میرے باباجان کی زندگی کے ایام لمبے ہو رہے تھے، اسے یہ پرواہ نہیں تھی کہ میرا بچہ شکل وصورت سے کیسے لگ رہا ہے یا کوئی اسے ظاہری عزت دے رہا ہے یا نہیں، اور وہ یہ بھی نہیں سوچتے کہ میرا بچہ بڑا ہو کر مال کمائے گا، اگر انہیں کوئی شوق تھا تو وہ تھا مجھے اپنے نقش قدم (جہاد پاکستان) پر چلانا۔

دھیرے دھیرے موسم بدلتے گئے اور باباجان کو اپنے ارمان دیکھنے کو ملتے گئے، وہ میری تعلیمی زندگی کو مجھ سے محبت پر فوقیت دیتے اور بوقت ضرورت "ضربا تادیبا" پر بھی عمل کرتے، ہماری زندگی میں منٹ منٹ کا حساب ہوتا اور ایک بھی منٹ ضائع ہونے کی صورت میں ہمیں اسلیے سزا دیتے کہ ہمارا مستقبل خراب نہ ہو، ہمارا ہاتھ پکڑ کر لکھنا سکھانا اور کندھے پر تھپکیاں دیتے ہوئے پڑھنا سکھانا انکی دیگر مصروفیات کے باوجود جاری رہتا، اچھے اخلاق وعادات سکھانا انکا معمول اور اسکی خلاف ورزی کرنا انکی دشمنی مول لینے کے مترادف تھا، عقائد و نظریات کی اصلاح میں ماہر اسلئے بھی تھے کہ اپنی خاموش نظروں سے بہت کچھ سکھا دیا کرتے، انکے اعمال کی پابندی خود تو ہوتی ہی رہتی لیکن اس بارے ہم سے پوچھ گچھ کرنا انکی پابندئ اعمال پر دال تھا، گھر تو کیا کہیں بھی وہ رب ذوالجلال کی نافرمانی برداشت کرنے کو تیار نہیں تھے اور اسکی مخالفت میں عملی قدم اٹھاتے، شرعی لحاظ سے مکمل باپردہ رہتے اور نظریں نیچے رکھتے تو حتی الوسع تقویٰ کے تمام پہلوؤں پر عمل پیرا اس دراز قد نوجوان کو آخر جذبۂ جہاد کیسے نصیب نہ ہوتا؟

جذبۂ جہاد ہی تھا کہ "يا أيها النبي حرض المؤمنين على القتال" پر عمل کرتے ہوئے کراچی تا خیبر نوجوانوں کو جہاد کیلئے تیار کرنے میں کبھی سستی نہ کرتے، مجاہدین پاکستان کیلئے تقریبا دو سال تک مالی مدد میں مصروف رہے اور بوقت ضرورت میدان جنگ میں بھی حاضری دیتے، اپنے امراء اور دیگر ساتھیوں سے بے پناہ محبت کرتے، اطاعتِ امیر سے رو گردانی تو دور کی بات، ذرہ بھر سستی بھی نہ کرنے کی کوشش کرتے، اپنے ساتھیوں کی جہادی اور اجتماعی زندگی کیساتھ کیساتھ انفرادی زندگی میں بھی اعمال صالحہ کی ترغیب چلاتے، جہاد میں نظم و ضبط کے خود تو پابند ہی تھے ساتھیوں سے بھی اس بارے میں انتہائی سختی سے پیش آتے اور کسی بھی مجاہد ساتھی کی نظم وضبط کی خلاف ورزی کو جہاد کا نقصان سمجھتے اور حتی الوسع کوشش کرتے کہ اس سے روکا جائے۔

جہاد پاکستان کی بھاگ دوڑ میں انہیں جو بھی مسؤلیت اور ذمہ داری سونپی جاتی، انتہائی نزاکت اور جانفشانی سے اسے سرانجام دیتے، محکمہ شرعیہ کے نظامی امور کی مسؤلیت ہو یا شعبہ معیوبین کی، وہ دونوں کو ایک ہی حیثیت دیتے، جس شعبے میں ہوتے ساتھیوں کیساتھ انتہائی خوش اخلاقی اور دیانت داری کے ساتھ پیش آتے، حالات بہتر ہوں تو ساتھیوں کو غیر معمولی خرچہ بھی دیتے اور کسی اچھے کھانے سے انکی تواضع بھی کرتے، تقریبا چھ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک ساتھی جو مرکز کے مسؤل تھے، کو مرکز کیلئے خرچہ دیتے وقت مسکراتے ہوئے بولے کہ "بزرگ نہ بنو کبھی کبھی گوشت بھی کھلایا کرو ساتھیوں کو" اور اس میں انکا مقصد مجاہدین کو کسی سے کم نہ دکھانا ہوتا تھا، اسکے علاوہ وہ عید وغیرہ کے مواقع پر غریب سے غریب ساتھیوں کے پاس جاکر وقت گزارتے اور اسی کو سب سے اچھا لمحہ قرار دیتے۔

اب وہ نوجوان اپنی کالی زلفیں اور چہرے پر مزین رعب دار سنت نبوی کو کو کہاں سفید کر رہے ہونگے، کہاں وہ استقامت کا پہاڑ بن کر دشمن کو ترچھی نظروں سے دیکھ رہے ہونگے، کہاں وہ ان ہاتھوں میں بندھی ہتھکڑیوں کی تنگی سے پریشان ہونگے جس میں کبھی کلاشنکوف کانپ رہا ہوتا تھا، کہاں وہ اس جبین پر پسینہ صاف کرنے سے قاصر ہونگے جہاں کا پسینہ ماں اپنے دوپٹے سے صاف کرتیں، کہاں وہ ان قدموں کو حرکت دینے سے قاصر ہونگے جن قدموں کیلئے جہادی پہاڑیاں بے تاب رہتیں، بس!

یہ تو رب ذوالجلال کے بعد انکے دشمن کو ہی پتہ ہوگا؛

جی ہاں!

وہ اب سلاخوں کے پیچھے ہمیں یاد کرتے ہیں، وہ 27 دسمبر 2013ء کو دشمن کے ایک چھاپے میں دو ساتھیوں سمیت گرفتار ہوئے اور اب انہیں تقریبا پانچ سال پورے ہونے کو ہیں۔

وہ اب سلاخوں کے پیچھے ہمیں یاد کرتے ہیں، وہ 27 دسمبر 2013ء کو دشمن کے ایک چھاپے میں دو ساتھیوں سمیت گرفتار ہوئے اور اب انہیں تقریبا پانچ سال پورے ہونے کو ہیں۔

اگر آپ میدان جہاد میں بے داغ زندگی گزارو گے تو رب ذوالجلال کبھی آپکو دشمن کے آگے نظریں نیچے نہیں کرنے دیگا، ہمارا رب بہت ہی غیرت مند ہے، آپ اسکے

دین پر غیرت کریں وہ نہ صرف آپ پر غیرت کرینگے بلکہ آپ کی غیرت کو اور بھی بڑھائینگے اگر وہ چاہیں، اور ایسا ہی ہمارے والد ماجد کیساتھ بھی ہوا، الحمداللہ ثم الحمدللہ وہ بندھے ہاتھوں اور بند آنکھوں کے ساتھ بھی دشمن کی آنکھ کا تنکا ثابت ہوئے ہیں، اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ دوسرے مجاہدین قیدیوں کیلئے بھی باعث شجاعت بنے ہیں، رب ذوالجلال کے ساتھ انہوں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ جیل میں شہید تو ہو جائینگے لیکن دشمن کے بنائے ہوئے اسلام مخالف قانون کے تحت بھی آزادی حاصل نہیں کریں گے، ہماری انکے لیے رب سے یہی دعا رہیگی کہ اب وہ یہ وعدہ نبھائیں اور تاریخ اسلام کے صفحے پر انکی شجاعت اور غیرت کے خوبصورت کلمات لکھے جائیں۔

تاریخ اسلام اس بات سے بھرا پڑا ہے کہ اسلام کی خاطر امت کے حقیقی وفادار بیٹوں نے کبھی بھی ہتھکڑی پہننے سے گریز نہیں کیا اور ایسے نوجوان بھی تاریخ کے صفحات کی زینت ہیں جنہوں نے یا تو جیل قبول کی اور یا ہی جیل سے تختۂ دار تک کا سفر، ماضی قریب میں اسکی مثالیں مولانا عبیداللہ سندھی اور شیخ استاذ یاسر رحمہااللہ جیسے شہسوارانِ جہاد کی صورت میں ملتی ہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین میں اس تاریخ کو حضرت خبیب، حضرت طلحہ اور حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہم نے اس تاریخ کو اپنی آہوں سے زینت دی، اور یہی راہ جہاد کی تین کامیابیوں میں سے ایک کامیابی بھی ہے اور کامیابی تو مشکلات کے بغیر مل بھی نہیں سکتی

پشتو کا ایک شاعر کہتا ہے؛

جهاد سپېڅلې لار ده منزل ته تللې لار ده دې کې تکليفونه شته

ستونزې خو لا څه چې د سر تلل شته زندانونه شته

میں خود اس بات کا احساس رکھتا ہوں کہ ایک ذمہ دار مجاہد جو گھر کی سربراہی میں بھی ایک ذمہ دار ہے اور تو اور وہ اپنے امیر کا کامل مطیع بھی ہے، تو ایسے شخص کا جہادی جبھے میں نہ ہونا یا گھر میں نہ ہونا کن کمیوں اور کن غموں کو جنم دیتا ہے، اور وہ بھی ایک ایسے وقت میں جب امیر کو انکی سخت ضرورت ہو، بس ہم اللہ تعالی سے انکی جانب سے کیے گئے فیصلوں پر مکمل طور پر راضی ہیں، ایسے ہزاروں فرزندان اسلام ہیں جنکے بچے انکا انتظار کرتے کرتے تھک چکے ہیں اور انکی کمی جہادی جبھے میں پوری نہ ہو سکی لیکن جہاد کو جاری رکھنے کیلئے اور نبی الملاحم صلی اللہ علیہ سلم کے اقوال کو سچا ثابت کرنے کیلئے ایسی قربانیاں دینی ہی پڑیں گی، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ اللہ ان سمیت تمام مجاہد قیدیوں کو جلد سے جلد دین اسلام کی سربلندی اور جہاد کو جاری رکھنے کی خاطر رہائی نصیب فرمائے، اللہ انکے قید کو اپنے دربار میں قبول فرمائے اور اس سنتِ یوسف کو ملتِ ابراہیمی اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی سربلندی کا ذریعہ بنائے، آمین۔

☆☆☆☆☆☆

قیدی صحابہ کے بارے میں ایک حدیث!

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو جاسوسی کے لیے بھیجا، اور ان کے امیر عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بنایا، ان سے لڑنے کے لیے ہذیل کے تقریباً سو تیر انداز نکلے، جب عاصم رضی اللہ عنہ نے ان کے آنے کو محسوس کیا تو ان لوگوں نے ایک ٹیلے کی آڑ میں پناہ لی، کافروں نے ان سے کہا: اترو اور اپنے آپ کو سونپ دو، ہم تم سے عہد کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے، عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: رہی میری بات تو میں کافر کی امان میں اترنا پسند نہیں کرتا، اس پر کافروں نے انہیں تیروں سے مارا اور ان کے سات ساتھیوں کو قتل کر دیا جن میں عاصم رضی اللہ عنہ بھی تھے اور تین آدمی کافروں کے عہد اور اقرار پر اعتبار کر کے اتر آئے، ان میں ایک خبیب، دوسرے زید بن دثنہ، اور تیسرے ایک اور آدمی تھے (رضی اللہ عنہم)، جب یہ لوگ کفار کی گرفت میں آ گئے تو کفار نے اپنی کمانوں کے تانت کھول کر ان کو باندھا، تیسرے شخص نے کہا: اللہ کی قسم! یہ پہلی بدعہدی ہے، اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا، میرے لیے میرے ان ساتھیوں کی زندگی نمونہ ہے، کافروں نے ان کو کھینچا، انہوں نے ساتھ چلنے سے انکار کیا، تو انہیں قتل کر دیا، اور خبیب رضی اللہ عنہ ان کے ہاتھ میں قیدی ہی رہے، یہاں تک کہ انہوں نے خبیب کے بھی قتل کرنے کا ارادہ کر لیا، تو آپ نے زیر ناف کے بال مونڈنے کے لیے استرا مانگا، پھر جب وہ انہیں قتل کرنے کے لیے لے کر چلے تو خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: مجھے چھوڑو میں دو رکعت نماز پڑھ لوں، پھر کہا: اللہ کی قسم! اگر تم یہ گمان نہ کرتے کہ مجھے مارے جانے کے خوف سے گھبراہٹ ہے تو میں اور دیر تک پڑھتا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الجہاد)

☆☆☆☆☆☆

غزوۂ ہند کے گرم محاذوں سے!

سب سے پہلے ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات میں مجاہدین احرار کو توفیق دی کہ وہ ایک ایسے دشمن پر وار کریں جو آئے دن انہیں ختم کرنے کے دعوے دار ہے، اور صرف یہی نہیں بلکہ روز ایک نئے مقام پر نئے ارادے کے ساتھ نئے شکار کیلئے نئے تاک میں بیٹھا ہے اور کسی بھی وقت کسی بھی طریقے کسی بھی مجاہد کو دبوچنے کے علاوہ کچھ اور نہیں سوچتے، لیکن ایسے حالات میں بھی مجاہدین نے انہیں حیران کر رکھا ہے، چترال ہو یا کوئی قبائل علاقہ، پشاور ہو، بلوچستان ہو یا پھر کراچی اور لاہور، ہر جگہ انہیں نشانہ بنایا اور ان پر اپنی منظم پالیسی کے تحت تسلسل کیساتھ عملیات انجام دیئے جس میں انہیں کافی خسارے کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ذیل میں اگست، ستمبر، اکتوبر اور نومبر میں ہونے والی کارروائیوں کی تفصیل ہے جس میں تقریباً دو درجن کارروائیاں ہیں جن میں لاہور، کراچی، چترال اور شمالی وزیرستان میں فوجی انجینیئر کی گرفتاری کی کارروائی نمایاں ہیں۔

5اگست2018ء

شمالی وزیرستان کی تحصیل رزمک کے مہاجر بازار میں احرار مائن ماسٹر ز نے فوجی گاڑی کو مائن کا نشانہ بنایا، جسکے نتیجے میں گاڑی میں سوار تینوں اہلکار ہلاک و زخمی ہو گئے۔

17/اگست/2018ء

مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے چرتنہ میں واقع ناپاک آرمی کے پوسٹ پر گوریلہ حملہ سرانجام دیا گیا، جس میں تین اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

20/اگست/2018ء

حزب الاحرار کے استشہادی مجاہد نے صوبہ بلوچستان کے ضلع مستونگ کے علاقوں رینگرٹھ اور کانک کے درمیان نوشکی سے کوئٹہ جاتے ہوئے ناپاک آرمی کے قافلے کو استشہادی حملے کا نشانہ بنایا۔ حملے میں ایک فوجی گاڑی خاکستر اور اس میں سوار دس سے زائد اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

23/اگست/2018ء

حزب الاحرار کے مائن ماسٹر ز نے شمالی وزیرستان کے علاقے ڈانڈی درپہ خیل میں ایک فوجی گاڑی کو مائن کا نشانہ بنایا جس میں ایک اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہو گئے۔

27/اگست/2018ء

باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناوگئی کے علاقے مٹاک میں ایک حکومتی رضاکار اس وقت احرار ماسٹر ز کے نصب کیے گئے مائن کا نشانہ بنا جب وہ چوکی پر ڈیوٹی دینے جا رہا تھا اور موقع پر ہی دم توڑ گیا۔

2/ستمبر/2018ء

کرم ایجنسی کی تحصیل علیزئی میں پاتالی پوسٹ کے قریب حزب الاحرار کے مجاہدین نے ایف سی اہلکار کو گھات لگا کر موت کے گھاٹ اتارا اور اسکا اسلحہ بطور غنیمت قبضے میں لے لیا۔

13/ستمبر/2018ء

حزب الاحرار کے جانباز مجاہدین نے شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے خیسور روڈ، حسو خیل پل پر ناپاک آرمی کی گشتی پارٹی پر گھات لگا کر حملہ کیا، حملے میں دو اہلکار موقع پر ہلاک جبکہ چار شدید زخمی ہو گئے۔

14/ستمبر/2018ء

بلوچستان کے شہر کوئٹہ میں پشین، بائی پاس کے قریب حزب الاحرار کے جانباز مجاہدین نے موٹر سائیکل بم کے ذریعے اسسٹنٹ کمشنر کی گاڑی کے قریب دھماکہ سرانجام دیا، حملے میں پانچ پولیس اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے، آمدہ اطلاعات کے مطابق گاڑی میں ایم آئی اور آئی ایس آئی کے اہلکار بھی موجود تھے۔

21/ستمبر/2018ء

حزب الاحرار کے مجاہدین نے شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام میں ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعے ناپاک آرمی کی گاڑی کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ معمول کی گشت پر تھی، حملے سے پانچ اہلکار ہلاک و زخمی ہو گئے۔

21/ستمبر/2018ء

حزب الاحرار کے سنائپر ماسٹر ز نے چترال کی تحصیل ارندو کے "کچ" نامی علاقے میں ناپاک آرمی کے دو اہلکاروں کو اس وقت سنائپر کے ذریعے موت کے گھاٹ اتارا گیا جب وہ معمول کے پہرے پر تھے۔

25/ستمبر/2018ء

شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے نورک میں آرمی چیک پوسٹ کے قریب احرار مائن ماسٹر ز کا نصب کیا گیا مائن ناپاک آرمی کے اہلکاروں پر بلاسٹ ہوا، جسکے نتیجے میں چار آرمی اہلکار ہلاک و زخمی ہو گئے۔

29/ستمبر/2018ء

باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزئی کے علاقے "ڈانڈی سر" میں ناپاک آرمی کے اہلکاروں کو اس

وقت مائن حملے کا نشانہ بنایا گیا جب وہ باڑ لگانے جا رہے تھے، حملے میں چار آرمی اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہو گئے۔

یکم/اکتوبر/2018ء

حزب الاحرار کے جانباز مجاہدین نے مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے شیخ بابا "پیشتو کنڈؤ" میں آرمی اہلکاروں کو اس وقت لینڈ مائنز کا نشانہ بنایا جب وہ نیا پوسٹ بنانے روزانہ کی طرح ڈیوٹی دینے جا رہے تھے، حملے میں پانچ اہلکار ہلاک اور پانچ زخمی ہو گئے جنکی ویڈیو جلد نشر کی جائیگی، ان شاءاللہ۔

2/اکتوبر/2018ء

بلوچستان کے علاقے حب چوکی کے ساکران روڈ پر احرار شاہینوں نے پولیس اہلکاروں کو اس وقت فائرنگ کا نشانہ بنایا جب وہ پولیو ٹیم کی سیکیورٹی پر مامور تھے، حملے کے نتیجے میں تین پولیس موقعے پر ہی ہلاک ہو گئے۔

2/اکتوبر/2018ء

پشاور کے علاقے حیات آباد ٹول پلازے کے قریب احرار شاہینوں نے پولیس اور ملٹری انٹیلیجنس کی دو گاڑیوں کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا، جسکے نتیجے میں آٹھ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے، جنکا تعلق خفیہ اداروں سے بتایا جاتا ہے۔

3/اکتوبر/2018ء

حزب الاحرار کے ٹارگٹ کلرز جوانوں نے کراچی کے علاقے گلشن معمار کے حسن آباد چوکی کے قریب دو پولیس اہلکاروں کو اس وقت ٹھکانے لگایا جب وہ ڈیوٹی پر جا رہے تھے۔

3/اکتوبر/2018ء

حزب الاحرار کے جانباز مجاہدین نے مہمند ایجنسی کے خویزئی بائزئی سب ڈویژن کے علاقے مزری چینہ میں ناپاک آرمی کے پوسٹوں کو گوریلہ حملے کا نشانہ بنایا، حملے میں تین اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

8/اکتوبر/2018ء

حزب الاحرار کے ٹارگٹ کلرز نے کراچی کے علاقے نیو کراچی میں پولیس اہلکاروں پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں ایک پولیس افسر ہلاک اور تین پولیس زخمی ہو گئے۔

10/اکتوبر/2018ء

کراچی کے علاقے سلطان آباد میں اجتماع گراؤنڈ کے پاس حزب الاحرار کے ٹارگٹ کلرز نے دو پولیس اہلکاروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

13/اکتوبر/2018ء

حزب الاحرار کے مجاہدین نے شمالی وزیرستان میں ناپاک آرمی کے ایک انجنیئر زاہد محمود ولد چودھری محمد صدیق سکنہ راولپنڈی (مکان نمبر 297) کو گرفتار کر لیا۔

17/اکتوبر/2018ء

حزب الاحرار کے ٹارگٹ کلرز مجاہدین نے کراچی کے علاقے شیر شاہ میں دھوبی گھاٹ کے قریب خفیہ ادارے کے دو اہلکاروں کو کامیابی سے نشانہ بنایا جسکے نتیجے میں دونوں ہی اہلکار موقع پر ہلاک ہو گئے، **الحمدللہ علیٰ کل ذلک۔**

26/اکتوبر/2018ء

شمالی وزیرستان کی تحصیل میران شاہ کے بائی پاس پر احرار مائن ماسٹرز نے ناپاک آرمی کی گاڑی کو مائن کا نشانہ بنایا جسکے نتیجے میں گاڑی میں سوار پانچ اہلکار ہلاک و زخمی ہو گئے، الحمدللہ۔

27/اکتوبر/2018ء

حزب الاحرار کے مجاہدین نے شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں ناپاک آرمی کے باڑ لگانے والے عملے کو گوریلہ حملے کا نشانہ بنایا، حملے میں دو اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔

29/اکتوبر/2018ء

مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے علینگار میں احرار مائن ماسٹرز کے نصب کردہ مائن کے بلاسٹ سے خاصہ دار فورسز کا ایک اہلکار ہلاک ہو گیا۔

یکم/نومبر/2018ء

حزب الاحرار کے نوجوانوں نے صوبہ پنجاب کے شہر لاہور کے الحبیب کوپریٹنگ سوسائٹی روڈ پر پولیس اہلکاروں پر فائرنگ کی جسکے نتیجے میں دس پولیس اہلکار ہلاک و زخمی ہو گئے، الحمدللہ۔

5/نومبر/2018ء

احرار شاہینوں نے لاہور کے تھانہ رنگ محل کے ایس ایچ او زاھد محمود کو اپنے دو محافظوں سمیت قتل کر دیا۔

5/نومبر/2018ء

شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے تانگ کلی میں احرار مائن ماسٹرز کا نصب کردہ مائن ناپاک آرمی کے اہلکاروں پر بلاسٹ ہوا جس سے ایک اہلکار طاہر ہلاک جبکہ محمد خان زخمی ہو گیا۔

7/نومبر/2018ء

حزب الاحرار کے جانباز مجاہدین نے مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے شیخ بابا میں ناپاک آرمی پر حملہ کیا، حملے میں پہلے دشمن پر ایک نصب کردہ مائن بلاسٹ ہوا جسکے بعد تاک میں بیٹھے مجاہدین نے دیگر آنے والے فوجیوں پر حملہ کر دیا، حملے میں مجموعی طور پر دو اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہونے کی اطلاعات موصول ہوئیں الحمدللہ۔

8/نومبر/2018ء

شمالی وزیرستان کی تحصیل دوسلی کے علاقے گڑیوم میں حزب الاحرار کے مائن ماسٹرز کا نصب کردہ مائن گشت پر چلتی فوجی گاڑی پر بلاسٹ ہوا جس میں ناپاک آرمی کے تین اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

11/نومبر/2018ء

کراچی کے علاقے ڈیفینس روڈ پر شاہین ہوٹل گیٹ کے قریب احرار ٹارگٹ کلرز نے ظالم پولیس اہلکاروں کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں دو پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔

11/نومبر/2018ء

حزب الاحرار کے جانبازوں نے مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے شیخ بابا میں ناپاک فوج کے باڑ لگانے پر مامور اہلکاروں پر گوریلہ حملے سرانجام دیئے، جس کے نتیجے میں پانچ اہلکار ہلاک و زخمی ہو گئے، الحمدللہ۔

12/نومبر/2018ء

مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے شیخ بابا میں احرار جانبازوں نے باڑ لگانے والے اہلکاروں کو بھاری ہتھیاروں سے نشانہ بنایا، جس میں تین فوجی اہلکاروں کے شدید زخمی ہو گئے۔

13/نومبر/2018ء

حزب الاحرار کے مائن ماسٹرز نے شمالی وزیرستان کے رزمک سب ڈویژن کے علاقے روغہ بدر میں ناپاک آرمی کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعے نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ایک اعلیٰ افسر سمیت ناپاک آرمی کے تین اہلکار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

17/نومبر/2018ء

شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے قریب سوخیل کے علاقے میں شیر اجان نامی قومی ملک احرار مائن ماسٹرز کے نصب کردہ مائن کا شکار ہوتے بال بال بچ گیا۔

18/نومبر/2018ء

حزب الاحرار کے شاہینوں نے صوبہ بلوچستان کے دار الحکومت کوئٹہ کے علاقے مارگٹ میں آرمی کی گاڑی کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ دیگر فوجیوں کیلئے راشن لے جا رہی تھی، حملے کے نتیجے میں دس سے زائد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے تاہم ملکی میڈیا نے بھی چھ اہلکاروں کے ہلاک و زخمی ہونے کی تصدیق کی ہے۔

18/نومبر/2018ء

مہمند ایجنسی میں ناپاک فوج کو بھاری ہتھیاروں سے گوریلہ حملے کا نشانہ بنایا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہو گیا، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

22/نومبر/2018ء

شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے گاؤنورک میں حزب الاحرار کے سر بکف مجاہدین نے مدرسے میں پناہ لیے ناپاک فوج پر حملہ کیا جس میں پانچ سے زائد اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

آپریشن ابن قاسم کیلئے پاکستان کے غیور مسلمانوں سے دعاؤں کی خصوصی درخواست ہے، اللہ کرے کہ ہم سب ملکر پاکستان کو اسکا اصلی مقصد (لا الہ الا اللہ) دلانے میں کامیاب فرمائے، آمین۔

☆☆☆☆☆☆

عسکری سیاست نامہ!

یاسر شیرازی کے قلم سے

فوج کو منظور پشتین سے کوئی مسئلہ نہیں، آصف غفور
صاحب! آپکو یہ کہنے کی ضرورت ہی کیوں پڑی؟

لاہور سے حزب الاحرار کا نیٹورک مکمل ختم کر دیا گیا ہے، سی ٹی ڈی
جی! وہ کراچی چلا گیا ہے

پاکستانی فوج کو جواب دینے کا وقت آچکا ہے، بھارتی آرمی چیف
نہیں صاحب جنگ تو ہم صرف قبائل و بلوچوں کیخلاف ہی لڑتے ہیں آپ سے مذاکرات کے خواہشمند ہیں، قمر جاوید باجوہ

او مسٹر! پاک فوج سے لڑنے کی سوچ بھی آپکے عوام کو برباد کر سکتی ہے، یقین نہیں آتا تو قبائل کے ویرانوں میں جا کر دیکھ لو

وعدہ پورا نہیں کیا تو بشریٰ مانیکا کو واپس لے آؤں گا، خاور مانیکا
صاحب! بکری ہے یا عورت جو کرایہ پر دیدی تھی

افغانستان میں انتخابات ناجائز ہیں، مولانا فضل الرحمن
جی بلکل! اس میں ووٹرز ووٹ ڈالنے کیلئے وضو نہیں کرتے اسلئے

پی ٹی آئی پر کوئی بھی کرپشن ثابت نہیں کر سکتا، عمران خان
ہاں! چوری الگ بات ہے

اسی فیصد داڑھی والے دو نمبر ہیں جبکہ بیس فیصد پر مجھے شک ہے، عمران خان
مولانا فضل الرحمن اب کونسی فیصدی میں شامل ہو گئے جو انہیں آپ منانے لگے؟

روسی افواج پاکستان کی سرزمین میں داخل، خبر
جناب! تیس سال پہلے جن کو آپ نے قتل کرنا جہاد سمجھا اب کیسے دوست بن گئے؟ وہ اسلام لے آئے یا آپ دہری بن گئے ہو؟

صحافی (خاشقجی) کے قتل پر سعودیہ عرب کی مخالفت نہیں کر سکتے، عمران خان
صاحب! اس میں تو پھر بھی نقصان ہے، آپ تو پرویز مشرف کی مفت کی مخالفت بھی نہیں کر سکتے

آئی ایم ایف جانا پڑا تو خودکشی کر لوں گا، عمران خان کا اقتدار سے پہلے بیان
خودکشی کر رہا ہوں لیکن پیرنی صاحبہ منع کر رہی ہیں

پی ٹی آئی موروثی سیاست سے پاک ہے، عمران خان کا اقتدار سے پہلے کا بیان
جناب! موروثی کا لفظ ہٹا دیں تو موزون رہیگا

مولانا سمیع الحق کے قاتلوں کا سراغ نہ مل سکا، خبر
حضرت! یہ جو نامعلوم ہیں، یہ ہمیں معلوم ہیں

مولانا سمیع الحق کے لواحقین انکا پوسٹ مارٹم نہیں کروا رہے، ذرائع
جی ہاں! آپکے ہوتے ہوئے لواحقین تو کیا پورا اکوڑہ خٹک نہیں کروا سکتا

اسلام آباد سے ایس پی پولیس اغواء، خبر
آپکو پتہ ہونا چاہئے کہ اسلام آباد سے اغواکاری کون کر سکتا ہے؟

مغوی پولیس طاہر خان کی لاش افغان صوبہ ننگرہار کے سرحدی ضلع دور بابا سے ملی، خبر
ہمارے ذرائع کے مطابق اس بارڈر پر وردی والوں کے انتہائی چاق و چوبند دستے پہرہ دے رہے ہیں

طاہر خان داوڑ کا قتل انتہائی قابل مذمت ہے، آصف غفور
حضرت آپکا کونسا کام ناقابل مذمت ہے؟

طاہر داوڑ کے قاتل پڑوسی ملک کے خفیہ ادارے ایجنٹس نکلے تو وزیر مملکت خاموش ہو گئے، ذرائع
یہ پڑوسی کا لفظ ہٹا کر خبر دیتے تو یقین ہو جاتا

☆☆☆☆☆☆

نبی الملاحم ﷺ کے ہجرت کا مختصر تذکرہ!

ترتیب: ابن موسم علی

جس وقت اہلِ عرب نافرمانیوں میں حد درجہ آگے بڑھ گئے تو اللہ تعالی نے ان پر اور پوری کائنات پر بہت بڑا فضل فرمایا کہ انہی میں سے ایک شخص جس کو لوگ صادق وامین جانتے اور مانتے تھے اور اس ذات کو اپنا بڑا تسلیم کرتے تھے، اس ذات کو نبوت ورسالت سے سرفراز فرمایا اور پوری کائنات کیلئے رحمت بنایا، جب اس ذات نے توحید و رسالت کا پیغام لوگوں تک پہنچانا شروع کیا تو وہ لوگ جن کی سرشت میں کجی تھی، برسوں سے جس ذات کو صادق وامین جانتے اور اسی سے پکارتے تھے، یکلخت مخالف ہو گئے اور خون کے پیاسے بن گئے، نئے نئے پروپیگنڈے ان کو مٹانے کیلئے اپنانے لگے یہاں تک انتہا کر دی کہ مکہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا مگر چونکہ اللہ تعالی کا ابھی حکم نہیں آیا تھا تو آپ ﷺ ان لوگوں کے ظلم و تشدد اور وحشیانہ حرکتوں کو سہتے رہے، اور اپنے اصحاب کو صبر کی تلقین کرتے رہے، بالآخر آپ ﷺ نے ان لوگوں سے تنگ آکر اپنے کچھ اصحاب سے باشارہ غیبی فرمایا: کہ تم لوگ حبشہ چلے جاؤ اور وہاں قیام کرو، کیوں کہ وہاں کا بادشاہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا، تو کچھ لوگ حبشہ چلے گئے، پھر بعد میں اللہ تعالی کا حکم صریح ہجرت کے لئے آگیا چنانچہ فرمایا: (ترجمہ) اگر تم رسول کی مدد نہیں کروگے تو (یاد رکھو) اللہ تعالی نے ان کی مدد کی تھی جبکہ کفر کرنے والوں نے ان کو (وطن) سے نکال دیا تھا۔

چونکہ مدینہ کے لوگ پہلے ہی بکثرت ایمان لا چکے تھے گویا مدینہ مسلمانوں کی ایک چھاؤنی بن گیا تھا اس لئے آپ ﷺ مدینہ کی طرف ہجرت کا قصد کر کے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اپنے ہمراہ لیکر اور غارِ ثور میں ۳ دن روپوش رہ کر چل پڑے، مکہ کے لوگوں نے آپ کا پیچھا بھی کیا مگر آپ تک رسائی نہ ہو سکی اور مدینہ کے لوگ آپ ﷺ کی آمد کی خبر سنکر بے تحاشا خوشیاں منانے لگے اور آپ کے استقبال میں مدینہ سے باہر آکر کھڑے ہو گئے، ان لوگوں نے آپ کا ایسا تاریخی استقبال کیا کہ آج تک کسی انسان کا ایسا استقبال نہیں ہوا، اگرچہ اس کے بدلے میں ان کو تمام اہلِ عرب کی دشمنی ملی، مگر پھر بھی اس سے گریز نہیں کیا اور تازندگی آپ ﷺ کا اور آپ کے اصحاب کا ایسا ساتھ دیا کہ پوری تاریخِ انسانیت ایسی مثال پیش کرنے سے عاجز و قاصر ہے۔

☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ فرماتے ہیں:

"جو آپؐ کے فیصلے پر دل وجان سے راضی نہ ہو اور فیصلے کو پوری طرح تسلیم نہ کر لیں تو ایسے لوگ مؤمن نہ ہوں گے (انوار البیان؛ج ۱، ص ۶۴۵)"

مقتضیاتِ دین!

① العلم: دین اسلام کو قرآن و سنت، تعامل خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روشنی میں سیکھنا۔

② العمل: دین کو عملی کرنا، اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

③ النشر: دین کو پھیلانا، اسکی طرف دعوت دینا، قرآن و سنت کے احکام کی نشر و اشاعت کرنا۔

④ الاستقامۃ: دین پر ثابت قدمی کیساتھ کھڑا رہنا، حالات چاہے کیسے بھی آئیں آپ پر، دین و دنیا کے تصادم کے وقت دین کا طرفدار رہنا۔

⑤ الاقامۃ: اقامت دین اور نفاذ شریعت کی راہ میں تن، من، دھن کی قربانی دینا، شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کو جدوجہد کرنا۔

خبردار!

"پس اس مقام پہ سوچنے کی کی ضرورت ہے کہ وہ اللہ رب العالمین جسے اپنے محبوب ﷺ کی شان میں اتنی سی بے ادبی بھی گوارا نہیں کہ مؤمنین کی آوازیں آپ ﷺ کی آواز سے بلند ہو اور اس پر اتنی سخت تنبیہ فرمائی کہ: ڈرو کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں (سورۃ الحجرات)۔۔۔۔۔ کیا وہ ان چوپایہ نما انسانوں کی طرف سے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی پر مسلمانوں کی یہ خاموشی قبول فرمالیں گے؟

اگر حضرت عمیر نابینا ہونے کے باوجود یہودیہ گستاخ رسول ﷺ تک جا پہنچتے ہیں تو کیا ایک ارب سے زائد تعداد میں دنیا کے شرق و غرب میں بکھری اُمت، مٹھی بھر گستاخوں کی گردنوں تک نہیں پہنچ سکتی؟ کیا اس امت میں کوئی نہیں جو گستاخ رسول کا سر کاٹ کر بارگاہ نبویؐ سے "افلحت الوجوہ" کی دعا کا مستحق بنے؟

پس رسول اللہ ﷺ پر کفار اور اس کے خواریوں کی طرف سے کئے گئے حملے کا قول اور عمل سے دفاع کرنا امت مسلمہ پر قرض ہے۔ یہ قرض ادا کر کے ہی امت مسلمہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے سامنے سرخرو ہوگی، اور یہ قرض اسی صورت میں ادا ہو گا کہ ان خبثاء کے سر تن سے جدا ہوں یا ہماری روحیں قالب سے علیحدہ"

☆☆☆☆☆☆

ایک بہن کا پیغام مجاہدین کے نام!

اے مسلمانو!

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہر جگہ پر مسلمان پر ظلم ہو رہا ہے، بے گناہ مسلمانو کو قتل کیا جارہا ہے، یہ سب دیکھ کر مجھے ہمارے پیارے نبی ﷺ کا فرمان یاد آرہا ہے جنہوں نے چودہ سو سال پہلے کہہ دیا تھا ایک زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ مسلمانوں کی تعداد تو زیادہ ہو گی مگر انکی حیثیت سمندر میں جھاگ کے برابر ہو گی، مسلمانو! ذرا سوچو کہ آج ہم اتنے کمزور کیوں ہیں، ہم اتنا پیچھے کیوں ہیں کہ غیر مہذب لوگ ہم پر حاوی ہو رہے ہیں، یہ سب اسلیے کہ آج کا مسلمان اسلام کے لیے نہیں، دین کے لیے نہیں بلکہ وطن پرستی کو لیکر لڑ رہا ہے، اور وطن پرستی میں حکومت اسکی ہوتی ہے، غالب وہی ہوتا ہے جس کو اکثریت حاصل ہو اور آج کل اکثریت انہی لوگوں کی ہے جو دین سے دور ہے۔

مسلمانو!

خود کو پہچانو، جس نبی کی ہم امت ہیں اسکی احادیث مبارکہ پر عمل کرو، چھوڑ دو یہ وطنیت کے جھنڈے اٹھانا، وطنیت کے نعرے لگانا، یاد کرو غزوۂ ہند کا زمانہ جب مسلمانو پر سخت دور تھا اس وقت مسلمانوں نے وطن کی خاطر سختیاں برداشت نہیں کی تھیں، وطن کی خاطر جانیں قربان نہیں کی تھیں، بلکہ اللہ کے پسندیدہ دین اسلام کی بقا کے لیے لڑے تھے وہ بھوکے پیاسے سخت دھوپ میں لڑتے رہے، وطن کی خاطر نہیں اللہ کی رضا کی خاطر، اللہ پاک کے نازل کردہ نظام کی حفاظت میں لڑے تھے، اسکی خاطر اپنی جانیں قربان کی تھیں، آج ہم اپنے نبی کی باتوں کو بھول گئے ہیں، اسلامی اصولوں کی پاسداری نہیں کرتے، اسی وجہ سے آج ہم پیچھے ہیں، دوسری حقیر قومیں ہم پر حاوی ہو گئی ہیں، یہ دکھاوے کی زندگی جینا چھوڑ دو، آخر ہم نے اپنے رب کے پاس بھی واپس جانا ہے، کل کو پھر کیا جواب دیں گے ہم وہاں اپنے رب کو؟ کیا کہیں گے رب کو جب ہم سے پوچھا جائیگا کہ اے مسلمان! کہاں تھا تو جب میرے دین پر زوال آرہا تھا؟ تو نے کیوں جہاد نہیں کیا جب کہ میں نے تجھے ایک صحتمند توانا جسم عطا کیا تھا پھر کیا جواب دیں گے۔

سو اب بھی وقت نہیں گیا اب بھی سنبھل جاؤ، رب کی پکار سنو، آؤ جہاد کی طرف اور بدل دو اپنی دنیا و آخرت اور بتا دو ان حقیر قوموں کو کہ وہ ہم سے طاقتور نہیں، اٹھو! پھینک دو یہ وطنیت کے جھنڈے اور اسلام کا پرچم بلند کرو، آخرت میں اسلام کی بلندی ہی سرخرو کریگی نہ کہ یہ وطنیت کے نعرے، ہر نفس کو اس دنیا میں اتارنے سے پہلے اسلام پہ قائم رہنے اور رب کے ساتھ وفادار رہنے کا عہد لیا جاتا ہے، ذرا سوچو مسلمانو! کیا ہم وہ عہد اب نبھا رہے ہیں یا وطنیت کی آڑ میں ہم وہ عہد بھول چکے ہیں، اس عہد سے مکر چکے ہیں، ذرا سوچو یہ وطنیت کا جنون ہمیں کس ترقی کی جانب لے جارہا ہے، وہ ترقی جو ہمیں دینا و آخرت میں عظیم بنائے، رب کے سامنے پیش ہونے میں کام آئے یا اس ترقی کی جانب لے جارہا ہے جو ہمیں صرف دنیا ہی کا بنادے، ہماری روح سے یہ وعدہ کب لیا گیا تھا کہ تم دنیا میں جا کر وطن پرستی میں کھو جانا، آپ ﷺ نے کبھی کسی بیان میں وطنیت کے جہاد کا ذکر نہیں کیا، انہوں نے ہمیشہ اسلام کی بلندی، اسلامی معاشرے کی خاطر جہاد کیا، کیوں کہ وطن میں کافر بھی دوست ہیں جبکہ کافر ہی وہ عنصر ہے جو ہمارے رب کو بھی ناپسند ہیں، آپ ﷺ نے انہی کافروں سے جہاد کیا تھا، کیونکہ یہ شرک کرتے تھے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے ان کے لیے تو رب کا عذاب ہے۔

آپکی بہن:

حافظہ حفصہ فاروقی